WWW.ZUM-ZUM.COM/KHATME-NUBUWWAT

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۲۷ جمادی الاول تا ۳ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۸ تا ۲۴ ستمبر ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۱۷

قادیانیت کا تعاقب

ہمارا مقصد اور مذہبی ذمہ داری

وقت کا اہم تقاضا

جھوٹے مدعیان نبوّت کا چودہ سو سالہ تاریخی جائزہ

اُمتِ مُسلمہ کا تاریخی کردار

ایک قبیح عادت چُغل خوری

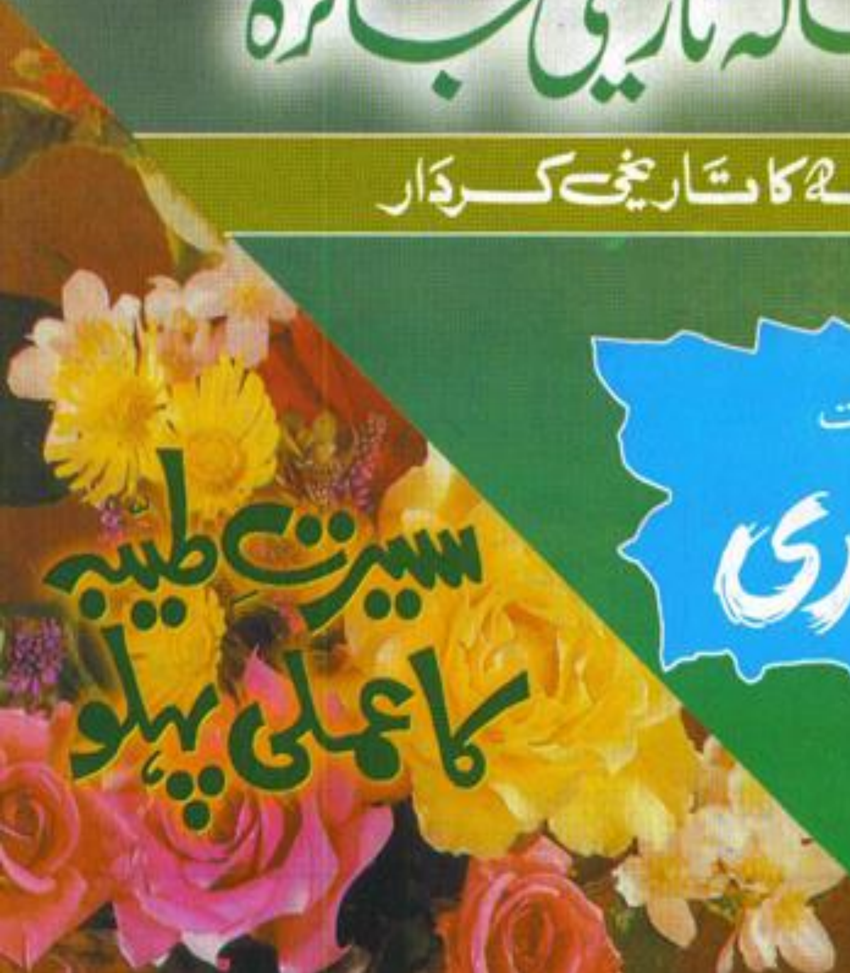

سیرتِ طیبہ کا عملی پہلو

مرزا طاہر پر دوبارہ مباہلہ کا دورہ

قیمت: ۵ روپے

س..... "جس شخص نے اسلام میں نیک طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی ثواب بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کے لئے بھی گناہ بغیر اس کے کہ ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے۔" (مسلم)

اس حدیث کی کیا تشریح ہے؟

ج..... اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کی کسی بات کا معاشرے میں رواج نہیں تھا، ایک شخص نے اس پر عمل کرکے رواج ڈال دیا اس کو اپنے عمل کا بھی اجر ملے گا، اور اس کو دیکھ کر جن لوگوں نے عمل کیا ان کا بھی اجر ملے گا، اور اگر کسی شخص نے گناہ یا بدعت کے کام کو رواج دیا اس کو اپنے اور دوسروں کے عمل کا گناہ ملے گا۔

س..... میں جس مسجد میں نماز پڑھتا ہوں اس میں مختلف بدعات ہوتی ہیں؟

آپ کی کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ یہ ساری رسوم بدعات ہیں اور غلط ہیں، اب کیا میں اسی مسجد میں نماز پڑھتا رہوں یا چھوڑ دوں؟

ج..... اہل حق کی مسجد میں نماز پڑھیں۔ (واللہ اعلم)

(غلام رسول خان، کراچی)

س..... "آج کی دنیا زرتشت کے ماننے والوں کو آتش پرست کہتی ہے، مگر زرتشت نے آتش پرستی کی تعلیم نہیں دی تھی۔ دنیا آتش پرستوں کو جب شرک کا متہم قرار دیتی ہے تو یہ بھول جاتی ہے کہ آگ کو بڑے بڑے مذاہب میں بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی کوہ طور پر جلوۂ خداوندی کو آگ کے شعلے کی شکل میں دیکھا تھا اور مسلمان اللہ کو آگ تو نہیں کہتے لیکن اللہ نور السموت والارض ضرور مانتے ہیں، ان حقیقتوں کے باوجود جو لوگ آگ کی پرستش کرتے ہیں وہ آگ ہی کا ایندھن بننے کے لئے پیدا ہوئے ہیں، یہ مسلمانوں کا راسخ عقیدہ ہے۔" (سسپنس ڈائجسٹ ص ۲۱۴ اگست ۹۷ء)

آپ ذرا ان جملوں کی تشریح فرمادیں کہ صاحب مضمون کیا کہنا چاہتے ہیں؟

ج..... میں بھی نہیں سمجھا کہ صاحب مضمون کیا کہنا چاہتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

(عبدالغفار خان، کراچی)

س..... میرے والد صاحب کبھی بھی ہم سے خوش نہیں رہے، اب میں چلے پر جانا چاہتا ہوں ظاہر ہے کہ میں اپنی بیوی کو ان کے پاس نہیں چھوڑ سکتا، آپ سے مشورہ درکار ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟

ج..... والد صاحب کی ان تمام بے وفائیوں کے باوجود آپ سے ان کی جتنی بھی خدمت ہوسکتی ہے کرتے رہیں اور جو آپ کے بس سے باہر ہو اس میں آپ معذور ہیں۔ ان کو اپنے بیوی بچوں کے پاس تنہا نہ چھوڑیں، اگر والد صاحب کی خدمت کے لئے آپ کو چلہ آگے پیچھے کرنا پڑے تو کردیں، اپنی کوشش کے باوجود اگر وہ ناخوش یا بددعائیں دیں تو اس کی پروا نہ کریں۔ (والسلام)

(محمد عبدالسمیع، اٹک)

س..... کافی عرصہ قبل بندہ نے بیرون ملک ایک شخص سے مقامی کرنسی لے کر تین ہزار ڈالر کی رقم دینے کا معاہدہ کیا، لیکن بوجوہ یہ رقم ادا نہ ہوسکی۔ بلکہ اس شخص سے رابطہ ہی منقطع ہوگیا اور بندہ اپنے ملک واپس آگیا۔ یہاں پر بھی کوئی پتہ اس شخص کا معلوم نہ ہوسکا، اب پوچھنا یہ ہے اس واجب الادا رقم کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال کی کس مد میں جمع کروایا جاسکتا ہے؟ نیز اتنی مدت تک یہ رقم میرے زیر استعمال رہی اس کا کیا مداوا ہوگا؟

ج..... جس شخص سے آپ نے کرنسی لی اس کا یا اس کے وارثوں کا پتہ نشان تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔ اس لئے ہر ممکن کوشش اس کے تلاش کرنے کی کریں، اگر نہ ملیں تو اس کی طرف سے صدقہ کردیا جائے۔

(۱) یہ صدقہ بلانیت ثواب نہیں ہوگا، بلکہ مالک کی طرف سے صدقہ کی نیت کی جائے گی۔

(۳) اس صدقہ کو کسی بھی کار خیر میں لگاسکتے ہیں۔

(۴) جس وقت آپ نے کرنسی کے بدلے ڈالر دینے کا معاملہ کیا تھا، اس وقت ڈالر کی جتنی قیمت تھی اس کے مطابق آپ رقم ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

(۵) جو رقم آپ کے زیر استعمال رہی اس کا کوئی مداوا نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

(حیدر خان، کراچی)

س..... میرے بیٹے کا نام ح خان ہے، کیا یہ نام صحیح ہے؟

ج..... یہ نام صحیح نہیں، اس کی جگہ حارث یا حمزہ نام رکھیں۔ (واللہ اعلم)

س..... جس طرح قادیانیوں سے ملنا، کھانا پینا منع ہے، کیا اسی طرح آغاخانیوں اور بوہریوں سے بھی منع ہے؟

ج..... ان کا بھی وہی حکم ہے، اتنا فرق ہے کہ قادیانی لوگوں کو مرتد کرتے ہیں، آغا خانی اور بوہری اپنے مذہب کی دعوت نہیں دیتے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۲۷ جمادی الاول تا ۳ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۸ تا ۲۴ ستمبر ۱۹۹۸ء | شمارہ ۱۷

بیاد
☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

اس شمارے میں

☆ مرزا طاہر پر دوبارہ مباہلہ کا دورہ (اداریہ) 4
☆ جھوٹے مدعیان نبوت کا چودہ سو سالہ تاریخی جائزہ......امت مسلمہ کا جاندار کردار (مفتی محمد جمیل خان) 6
☆ قادیانیت کا تعاقب ہمارا مقصد اور ذمہ داری........ (مولانا سید اسعد مدنی) 11
☆ وقت کا اہم تقاضا.................... (حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری) 14
☆ سیرت طیبہ کا عملی پہلو.......... (بادشفقت قریشی سام) 17
☆ ایک قبیح عادت...... چغل خوری...... (مولانا مفتی ضیاالحق دہلوی) 19
☆ خاتم الانبیاء ﷺ کے عالمگیر معجزات............ (مولانا عبداللطیف مسعود) 21
☆ اخبار ختم نبوت.................... 23

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر یورپ افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۵۰ روپے سہ ماہی: ۷۵ روپے
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
لندن آفس:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا طاہر پر دوبارہ مباہلہ کا دورہ

گزشتہ روز جنگ لندن میں مرزا طاہر کے ترجمان چوہدری رشید نے مباہلہ کے سلسلے میں ایک بیان جاری کیا جس میں حسب سابق سابقہ لایعنی گفتگو کا اعادہ کیا ہے جبکہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علماء کرام اس سلسلے میں تفصیلی جوابات دے چکے ہیں۔ چوہدری رشید کہتے ہیں کہ ﴿جب سے مرزا طاہر نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے قادیانیت کو ترقی حاصل ہوئی اور مسلمانوں میں اور مباہلہ دینے والے علماء کرام میں پھوٹ پڑی۔ مرزا طاہر عالمی جماعت کے رہنما ہیں جبکہ مباہلہ کا چیلنج دینے والے اس سطح کے نہیں۔ ان کی حیثیت تو ایک معمولی سی کمیٹی کے نمائندے کی بھی نہیں۔﴾ اس طرح کی دیگر کچھ باتیں لکھ کر لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مباہلہ کی ایک تعریف اور ایک حقیقت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے وفد نجران کو مباہلہ کی دعوت دی جس کا تذکرہ قرآن مجید میں سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿پھر جو کوئی تجھ سے اس واقعہ میں جھگڑے اس کے بعد کہ تیرے پاس صحیح علم آچکا ہے تو کہہ دے "آؤ! ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں بلائیں۔ پھر سب التجا کریں اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ڈالیں ان پر جو جھوٹے ہوں۔﴾

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ وقت مقررہ پر اپنے اہل و عیال کے ساتھ تشریف لائے لیکن عیسائیوں کو ان کے راہبوں نے کہا کہ اگر تم گئے تو تمہاری نسل مٹ جائے گی اور تباہ و برباد ہو جاؤ گے اس لئے وہ نہیں گئے اور خود بخود حق اور باطل کے درمیان فرق واضح ہو گیا۔

اس آیت کریمہ اور حضور اکرم ﷺ کے اس عمل کی وجہ سے فقہاء کرام نے تصریح کی ہے کہ مباہلہ کا مطلب یہی ہے کہ فریقین ایک جگہ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ سے حق ظاہر ہونے کی التجا کریں یہاں تک کہ ایک فریق کا حق ظاہر ہو جائے۔ یہ تو اسلامی طریقہ ہے۔ مرزا طاہر نے جب مباہلہ کا چیلنج دیا تو علماء کرام نے اس کے مطابق اس چیلنج کو قبول کیا اور وقت مقرر کرنے کو کہا۔ مرزا طاہر نے جب وقت مقرر نہیں کیا تو علماء کرام نے خود وقت مقرر کر کے اس کو اطلاع دی لیکن وہ وقت مقررہ پر نہیں آیا۔ علماء کرام نے حضور اکرم ﷺ کی اور مرزا طاہر نے عیسائیوں کی سنت پر عمل کیا اس لئے علماء کرام نے قرآن مجید کے طرز عمل کے مطابق اعلان کیا کہ جو فریق مباہلہ سے فرار ہوا وہ حق پر نہیں۔ جہاں تک مرزا طاہر کے مباہلہ کا تعلق ہے اس کا شریعت یا منفعت سے کوئی تعلق نہیں۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ فریق مخالف کا میدان مباہلہ میں آنا شرط ہے اور اسی وقت میری دعا کا اثر ہو گا۔ انجام آتھم میں مرزا لکھتا ہے:

﴿میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں ہو گا کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل کریں ایک سال ان کو بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا اگرچہ وہ ایک ہزار ہوں یا دو ہزار اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کروں گا اور اگر میں مر گیا تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائے گا۔﴾

ہم مرزا طاہر یا ان کے ترجمان رشید چوہدری سے پوچھنا چاہیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو مندرجہ بالا مباہلہ کا طریقہ لکھا ہے وہ درست ہے یا نہیں اور پھر بالمقابل میدان مباہلہ میں آئے تو کیا فیصلہ ہوا۔ کیا ان میں سے سب مر گئے یا مرزا غلام احمد قادیانی خبیث ہو کر اپنے بقول خود ہی مردار ہو گیا؟ اگر وہ اس کی بھی وضاحت فرما دیتے تو اچھا ہوتا۔

مرزا طاہر نے جنوری ۹۷ء۔ ۹۸ء میں چیلنج دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام خاص کر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے چیلنج قبول کیا۔ ان کو کیا ہوا؟ مرزا طاہر کی بددعا سے کیا اثرات ہوئے؟ مرزا طاہر نے چند سال پہلے رمضان المبارک میں اپنے تمام پیروکاروں کو تلقین کی کہ وہ علماء کرام اور پاکستان کے مسلمانوں کے حق میں بددعاؤں میں مصروف ہو جائیں۔ پورے رمضان میں تو وہ روتے رہے سوائے حسرت اور ندامت کے کچھ نہیں ملا۔ پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا خواب دیکھنے والے مرزا بشیر الدین محمود کے فرزند تم تو ذلیل و خوار ہو کر راتوں رات ربوہ سے بھاگے۔ وہ جمعہ یاد ہو گا جب تم امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے اجراء کے بعد روتے رہے کہ ہمیں تو جمعہ سے روک دیا گیا ہے۔ اگر حق پر تھے تو کیوں جمعہ پڑھا کر شہید نہیں ہوئے؟ جیل میں نہیں گئے' حضور اکرم ﷺ اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کا ذکر نہیں پڑھا کیا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ نے حضور اکرم ﷺ کی عظمت کے لئے اکثر زندگی جیلوں میں گزار دی' ظلم برداشت کیا' حق بات سے بے باز نہ آئے۔ اگر ہمت ہے تو میدان میں آؤ۔ کوئی شرط نہیں' یہ شرطیں کوئی جھوٹا پیغمبر مرزا غلام احمد قادیانی عائد کرتا تھا' علماء کرام تو جواب دیتے تھے۔ تمہاری بددعائیں اور لعنتیں تو مرزا غلام احمد قادیانی کے دور سے جاری ہیں' ایک ایک کر کے وہ چلے گئے اور اب پانچویں امیر مرزا طاہر تم ہو! مرزا طاہر کو مغربی ذرائع کے مطابق جھوٹ کا بہت بڑا اسمارا ڈش انٹینا اور ٹی وی مل گیا۔ وہ ہر جمعہ کو خطاب کر کے یہ کہنے لگا ہے کہ ان کی جماعت ترقی پر ہے

اور وہ عالمی سطح کے لیڈر ہیں۔ ان کے ترجمان کی یہ دلیل کہ وہ مرزا طاہر ان کی جماعت کے عالمی لیڈر ہیں خود ہی ان کے کاذب ہونے کی دلیل ہے کیونکہ مسلمان تو ایک ارب بیس کروڑ ہیں اسی طرح عیسائیوں' یہودیوں اور ہندوؤں کی ایک بڑی تعداد ہے اور آبادی کے لحاظ سے ان کا رہنما اور لیڈر ہے جو ان کی رہنمائی کرتا ہے؟ ان قادیانی جماعت چونکہ ایک اقلیتی فرقہ ہے جس میں محدود لوگ داخل ہیں اس لئے ان کی قیادت ایک فرد کے ہاتھ میں ہے۔ مرزا طاہر صاحب! آپ کے مقابلے میں تو مسلمانوں کی کسی ایک جماعت کو رکھ لیا جائے تو اس کے ارکان آپ سے کئی گنا زیادہ ہوں گے۔ آپ سے زیادہ تو پاکستان کی ایک چھوٹی سی جماعت کا اجتماع کر لیتی ہے۔ آپ تو ایک کمرے سے نکلتے نہیں اور رشید چوہدری جیسے ترجمان ڈش انٹینا وغیرہ کی رپورٹ دکھا کر تمہیں خوش کر دیتے ہیں۔ پچاس لاکھ سے زائد ہر سال آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اور آپ کا سالانہ اجتماع پندرہ ہزار سے زائد نہیں ہوتا۔ گزشتہ کئی سال سے یہی تعداد آپ کے ترجمان نے رٹی ہوئی ہے۔ بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی سے محروم' اسلامی تحریکات سے محروم شخص کیسے مسلمان ہو سکتا ہے؟ ہمت ہے تو طریقہ سے مباہلہ کریں' شیطان آپ کو سبز باغ دکھا کر گمراہیوں میں مضبوط کر رہا ہے' کسی اہل دل سے رابطہ قائم کریں آپ کو اپنی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ عیسائیوں اور یہودیوں سے زیادہ نہ آپ کے پاس دولت ہے اور نہ دنیاوی ترقی اور نہ ہی ذرائع ابلاغ۔ اگر یہی حقانیت ہے تو آپ سے زیادہ عیسائی' یہودی حق پر ہوئے۔ عیسائیوں کی مشنریوں کا آپ سے زیادہ لوگوں کو عیسائیت میں داخلہ کا دعویٰ ہے اگر وہ حق پر نہیں تو آپ بھی حق پر نہیں' آپ عیسائیوں کی ناجائز اولاد ہیں جو دجل اور فریب اور مکاری کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اگر آپ حق پر ہیں تو احمدیت اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارتوں کو کیوں چھپاتے ہو؟ اس کے جھوٹے دعویٰ نبوت' دعویٰ مسیح موعود میں کیوں تاویل کرتے ہو۔ اسلام کے نام پر کیوں دھوکہ دیتے ہو الحمد للہ! مسلمان اپنے ایمان کی حقانیت پر اتنے مضبوط ہیں کہ دنیا کے ہر گوشے میں اس کا اعلان کرتے ہیں۔ آپ سے تو سکھ اچھے ہیں کہ کھلم کھلا اپنے مذہب کا اعلان تو کرتے ہیں اگر ممکن ہے تو قادیانیت کے نام پر تبلیغ کرو' پھر پتہ چل جائے گا کہ تمہاری تبلیغ کی طرف کتنے لوگ متوجہ ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں ڈھیل دی ہے تو اس سے غلط فہمی کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔ شیطان کو قیامت تک ڈھیل دی گئی' عیسائیت' یہودیت کو ڈھیل دی جاتی جیسا کہ کفار قریش کو ڈھیل دی گئی مسیلمہ کذاب سے زیادہ قادیانیت کو عروج نہیں ملا لیکن عروج کی وجہ سے مسیلمہ کذاب کو کسی نے حق پر نہیں کہا۔ اس سے زیادہ بھی ترقی ہو جائے تو قادیانیت کفر ہی رہے گی اسلام نہیں بن سکتی اسلام کا تعلق حضور اکرم ﷺ کی ذات سے ہے ایک فرد بھی باقی ہے تو اسلام کی حقانیت ثابت ہے' حقانیت کا تعلق کثرت اور اقلیت سے نہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ وابستگی سے ہے اور امت مسلمہ کو اس پر فخر ہے' انشاء اللہ مسلمان ہر جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کو مسترد کرتے رہیں گے۔

عیسائیت کو لگام دینے کی ضرورت

ملک میں شریعت بل کے پیش ہوتے ہی عیسائیت نے ایک دفعہ پھر اسلام کے خلاف ہوا اس کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اور ان کے رہنماؤں نے احتجاجی مہم کا آغاز کر دیا ہے کبھی اسلام کو ڈیتھ وارنٹ (موت کا سرٹیفکیٹ) اور کبھی اقلیتوں کی آزادی سلب کرنے اور کبھی امتیازی سلوک کا شوشہ اور مختلف قسم کے تبصرہ لکھ رہے ہیں۔ ہم ان سطور کے ذریعہ پہلے بھی اقلیتوں خاص کر عیسائیوں سے کہہ چکے ہیں کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا۔ یہاں کی اکثریتی آبادی مسلمان ہے اس لئے عیسائیوں کے لئے قانون الگ ہو گا البتہ پرسنل لا میں عیسائیوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت ہو گی' وہ یہ بھول جائیں کہ اس ملک میں اسلامی نظام نافذ نہیں ہو گا۔ لیکن امریکہ اور مغرب کی بالادستی نے عیسائیوں کے دماغ میں یہ فتور ڈال دیا ہے کہ وہ اسلامی ملک میں ایک بدمعاش کا رول ادا کریں گے ہم عیسائیوں سے یہ پوچھنے میں حق جانب ہیں کہ وہ پاکستان میں پاکستان شہری کی حیثیت سے رہتے ہیں یا امریکہ اور مغرب کے نمائندے کی حیثیت سے؟ اگر پاکستانی شہری کی حیثیت سے رہتے ہیں تو جس طرح امریکہ' مغرب اور یہودی ممالک میں مسلمان زندگی گزار رہے ہیں آپ پاکستان میں گزاریں۔ پاکستان اور مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ مسلمان کونسا نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں یہ مسلمانوں کا کام ہے۔ ان کے حقوق کے بارے میں ان کو فکر ہونی چاہئے اسلام ان کے حقوق میں کسی قسم کی کمی نہیں کرے گا۔ اگر عیسائی اپنی حدود سے تجاوز نہیں کریں گے تو ان کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی جائے گی' لیکن اگر وہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کریں گے تو ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ روس افغانستان کو ہر قسم کی امداد فراہم کرتا تھا لیکن جب اس نے مذہب میں مداخلت شروع کی تو افغان مسلمانوں نے جہاد کر کے اس کا شیرازہ بکھیر دیا۔ اسی طرح اگر عیسائیوں نے یا امریکہ نے مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کا وطیرہ نہ چھوڑا تو پھر مسلمانوں کے پاس ایک ہی راستہ ہے کہ وہ پہلے اپنے ملک کے عیسائیوں کے خلاف جہاد کا پرچم بلند کریں اور پھر امریکہ اور یورپی ممالک کے خلاف جہاد کا عمل شروع کریں۔ اس لئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عیسائیوں' قادیانیوں کو لگام دیں۔ ورنہ اب علماء کرام مجبور ہوں گے کہ آئندہ اسلام پر تبصرہ کرنے والوں کی زبانیں بند کرنے کے لئے موثر اقدامات کریں۔ پاکستان میں اسلام پر تبصرہ کرنے والوں کی کوئی گنجائش نہیں۔

مفتی محمد جمیل خان

جھوٹے مدعیانِ نبوت کا چودہ سو سالہ تاریخی جائزہ

اُمتِ مُسلمہ کا تاریخی کردار

نبی آخرالزماں ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خصوصیات کے ساتھ اس امت کی ہدایت و رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا ان میں سب سے بڑی خصوصیت نبی اکرم ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت کا ختم ہونا اور آپ کا آخری نبی ہونا ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لا چکے تھے اس سلسلے نے ایک دن ختم ہونا تھا اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے ہی نبی اکرم ﷺ کا انتخاب فرمایا تھا اسی کے لئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کعبتہ اللہ کی تعمیر کے وقت دعا فرمائی تھی اور اس دعا کا تذکرہ زبور، توراۃ، انجیل میں موجود تھا۔ اسی کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمائی تھی۔ غرض اس پیغمبر ﷺ اور آپ کی امت کا دنیا کو مدت دراز سے انتظار تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہدایت و رہنمائی کے اس سلسلے کو منقطع کرتے ہوئے اعلان فرمایا:

"محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔" (سورۂ احزاب)

تمام مفسرین نے سورۂ احزاب کی اس آیت میں آپ کے لقب خاتم النبیین کے معنی یہی کئے ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

علامہ ابن کثیرؒ تحریر فرماتے ہیں یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

امام قرطبی ابن عطیہؒ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے الفاظ تقاضہ کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (تفسیر قرطبی)

حجتہ الاسلام امام غزالیؒ تحریر فرماتے ہیں بے شک امت نے اجماعی طور پر لفظ خاتم النبیین سے یہ سمجھا ہے کہ آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔ (الاقتصاد فی الاعتقاد)

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ختم نبوت میں قرآن کریم کی سو آیات سے نبی اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا ثابت فرمایا ہے اور نبی اکرم ﷺ کی دو سو احادیث جس میں اکثر احادیث متواتر کا درجہ رکھتی ہیں اور جن کو ۳۰ سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں تحریر فرمائی ہیں جس سے نبی اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا اور آپ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔ مؤلف تحفہ قادیانیت مولانا محمد یوسف لدھیانوی تحریر فرماتے ہیں:

"قرآن کریم اور احادیث متواترہ کی بنا پر امت مسلمہ کا قطعی اور متواتر عقیدہ چلا آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین (آخری نبی) ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا اور یہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق دجال اور کذاب ہے۔" (تحفہ قادیانیت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں وہی (کونے والی) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔ (مسند احمد، صحیح بخاری، مسلم، ترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔

(ترمذی' مسند احمد)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابوذر نبیوں میں سب سے پہلے نبی آدم ہیں اور سب سے آخری نبی ﷺ ہیں۔" (کنزالعمال)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتے۔" (ترمذی)

ختم نبوت کا عقیدہ اتنا اہم ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی اس دنیا سے تشریف آوری کے بعد امت کا سب سے پہلا اجماع اس عقیدہ پر ہوا اور اس عقیدہ کے منکر کو ہمیشہ دائرہ اسلام سے خارج تصور کیا گیا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں:

"چونکہ مسئلہ ختم نبوت پر قرآن کریم کی آیات اور احادیث متواتر وارد ہیں اس لئے یہ عقیدہ متواتر چلا آرہا ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہوسکتا اور جو شخص آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔" (عقیدۂ ختم نبوت)

علامہ علی قاریؒ شرح اکبر میں تحریر فرماتے ہیں ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔ حافظ ابن حزم رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد "لانبی بعدی" سن کر کوئی مسلمان کیسے جائز سمجھ سکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد زمین میں کسی نبی کی بعثت ثابت کی جائے سوائے نزول عیسٰی علیہ السلام کے آخری زمانہ میں جو رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث مستند سے ثابت ہے۔ (کتاب الفصل)

علامہ زرقانی رحمتہ اللہ علیہ شرح مواہب میں تحریر فرماتے ہیں:

"جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے یا ولی نبی سے افضل ہوتا ہے ایسا شخص زندیق اور واجب القتل ہے۔"

امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر فرماتے ہیں:

"جو شخص کہے کہ وہ نبی ہے' اس سے دلیل مانگنے والا بھی کافر ہوجاتا ہے۔" ان ارشادات اور اقوال سلف کے بعد آیئے تاریخ کا مطالعہ کریں کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کن کن لوگوں نے عقیدۂ ختم نبوت پر ضرب لگانے اور جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے کی کوشش کی اور امت کی طرف سے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا۔ آئمہ تلبیس کے مؤلف "مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری" نے ۲۷ جھوٹے مدعیان نبوت کا تذکرہ اور تاریخی پس منظر اور مسلمانوں کا ان کے ساتھ جہاد کا تذکرہ کیا ہے۔ ان میں چند کا تذکرہ مسلمانوں کو جھوٹے مدعیان نبوت کی فریب کاری سے بچنے کے لئے پیش خدمت ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے آخری دور میں اسود عنسی نے اپنے آپ کو نبی کی حیثیت سے پیش کیا' یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا۔ شعبدہ بازی اور کہانیت کی وجہ سے لوگوں کو دھوکہ دینا اس کے لئے آسان تھا۔ نجران کے لوگ اس کے ساتھ شامل ہوگئے اور یمن کے ایک علاقہ پر قبضہ کرلیا۔ نبی اکرم ﷺ کو حالات سے آگاہ کیا گیا حضور اکرم ﷺ نے جہاد کا حکم دیا اور بعض سرداروں کو جہاد کے لئے خط تحریر فرمایا۔ حضرت فروز دیلمی رضی اللہ عنہ اپنی عم زاد بہن آزاد (جو کہ مسلمان حاکم شریف باذاں کی اہلیہ تھیں اور جبراً اس کو اپنے محل میں مقید کیا ہوا تھا) کی مدد سے محل میں نقب لگائی اور اس کو اپنی خوابگاہ میں قتل کردیا۔ حضور اکرم ﷺ کو وحی کے ذریعہ اطلاع ہوگئی اور آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو خوشخبری سنائی کہ بابرکت خاندان کے فرد فیروز کے ہاتھوں اسود عنسی جہنم رسید ہوا جب یمن سے قاصد خبر لے کر پہنچا تو حضور اکرم ﷺ اس دنیا سے پردہ فرماچکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے آخری دور میں یمامہ کے مسیلمہ نامی ایک فرد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی مگر بیعت کے ساتھ درخواست کی کہ حضور اکرم ﷺ اس کو اپنا جانشین مقرر کردیں۔ حضور اکرم ﷺ نے جواب میں فرمایا اگر خلافت کے سلسلے میں تم ایک کھجور کی ٹہنی (آپ کے دست مبارک میں ٹہنی تھی) بھی طلب کرو تو میں دینے کے لئے تیار نہیں۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جواب کے بعد اس نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت نہیں کی' اس کی عمر اس وقت سو سال سے اوپر تھی واپس آکر اس نے جھوٹا پروپیگنڈہ شروع کردیا کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کو نبوت میں شریک کرلیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے قبیلے کے ایک فرد کو مسیلمہ کذاب کو سمجھانے کے لئے بھیجا۔ وہ شخص یمامہ پہنچ کر مرتد ہوگیا اور مسیلمہ کذاب کی نبوت کی شراکت کی گواہی دینے لگا جس کی وجہ سے کافی لوگ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہوگئے' اس کی وجہ سے مسیلمہ کذاب کا دماغ خراب ہوا اور اس نے حضور اکرم ﷺ کو خط لکھا:

مسیلمہ رسول اللہ (نعوذباللہ) کی طرف سے محمد رسول کے نام...... معلوم ہو کہ میں امر نبوت میں آپ کا شریک کار ہوں' عرب کی سرزمین نصف آپ کی ہے اور نصف میری لیکن قریش کی قوم زیادتی اور ناانصافی کررہی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے قاصدوں سے

ان کا عقیدہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم مسیلمہ کو نبی تسلیم کرتے ہیں اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر قاصدوں کا قتل جائز ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کرا دیتا۔ (اس وقت سے اصول بن گیا کہ قاصدوں کا قتل جائز نہیں) حضور اکرم ﷺ نے مسیلمہ کذاب کو جواب تحریر فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم........ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مسیلمہ کذاب کے نام۔ "سلام اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے' اس کے بعد معلوم ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے' اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کو مالک بنا دیتا ہے اور عاقبت کی کامیابی پرہیزگاروں کے لئے ہے۔" مسیلمہ کذاب کا یہ فتنہ ابھی شروع ہوا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا اور اسلام کی بقا اور تحفظ اور اشاعت کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر آپڑی۔ چاروں طرف سے فتنوں نے یلغار کردی۔ ارتداد' منکرین زکوۃ اور بغاوت اور شام کی فتوحات کے ساتھ جھوٹے مدعیان نبوت خاص کر مسیلمہ کذاب کی مدینہ منورہ پر لشکر کشی نے بڑے بڑے لوگوں کے حوصلے شکستہ کردیئے لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ڈٹے رہے اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم کو جمع کرکے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا فتویٰ طلب کیا۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے اجماعی طور پر جہاد کا حکم جاری فرمایا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ بن ابو جہل کی قیادت میں لشکر روانہ کیا۔ بعد میں حضرت شرجیل بن حسنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنھم کو ان کی نصرت کے لئے بھیجا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مشورے سے اصحاب بدر کو بھی شریک کیا گیا۔ مختلف لشکروں میں نوجوانوں کی کثرت سے شمولیت کی وجہ سے اس معرکۃ الآراء لشکر میں اصحاب بدر کے علاوہ حفاظ' قراء' مفسرین' محدثین اور بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی کثیر تعداد بھی شامل ہوئی۔ مسیلمہ کذاب کا لشکر بہت بڑا تھا' زبردست جنگ ہوئی۔ مسیلمہ کذاب "وحشی" کے ایک نیزہ لگنے سے جہنم رسید ہوا' ان کے ساتھ ایک انصاری صحابی نے مدد کرکے تلوار سے سر قلم کردیا۔ وحشی رضی اللہ عنہ نے نیزہ پر مسیلمہ کذاب کا سر بلند کیا' اس طرح وحشی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا کفارہ ادا کردیا۔ دشمن کے تیس ہزار سے زیادہ لشکری جہنم رسید ہوئے جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے ۱۲ سو سے زائد نے جام شہادت نوش فرمایا جس میں سات سو حفاظ اور قراء اور اہل علم شامل تھے' اس کے علاوہ ابن صیاد' طلیحہ اسدی' سجاح بنت حارث' مختار ثقفی' حارث کذاب' مغیرہ بن سعید' بیان بن سمعان' ابو منصور عجلی' صالح بن طریف' بہافرید زوزانی' اسحٰق اخرس' استاد سیس' ابو عیسیٰ' حکیم' مقنع' عبداللہ میمون' بابک بن عبداللہ' احمد کیال' یحییٰ بن فارس' علی بن محمد خارجی' حمدان بن اشعث' ابو سعید حسن' ذکرویہ بن ماہر' یحییٰ بن ذکرویہ' حسین بن ذکرویہ' علی بن فضل' ابو طاہر' قرسطی' حامیم بن من اللہ' محمد بن علی' عبدالعزیز باسندی' ابوالطیب احمد' ابو علی منصور' اصغر بن ابوالحسین' ابو عبداللہ' حسن بن صباح' رشید الدین' محمد عبداللہ وغیرہ نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا اور امت نے حضور اکرم ﷺ کی ہدایت اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت کے مطابق ان لوگوں سے جہاد کیا اور دائرہ اسلام سے خارج کیا۔ ہم ان تمام جھوٹے مدعیان نبوت میں ایک بات مشترک دیکھتے ہیں کہ ان تمام کا مقصد اسلام کو نقصان پہنچانا اور نبی اکرم ﷺ کی ذات کی توہین کرنا تھا۔ اس لئے یہ ایسے اوقات کا انتخاب کرتے ہیں جس میں مسلمان عقائد اور حکومت دونوں اعتبار سے کمزور ہوں۔ مسیلمہ کذاب نے ایسے وقت کا انتخاب کیا جب حضور اکرم ﷺ نے انتقال فرمایا اور اس وقت مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اسی طرح دیگر جھوٹے اور مدعیان نبوت کا حال ہے' بالکل اسی طرح انگریزی دور حکومت میں جبکہ مسلمانوں پر انگریزوں کے مظالم حد سے زیادہ بڑھ چکے تھے ایک ایک دن میں ہزاروں علمائے کرام کو شہید کیا جاچکا تھا۔ مسلمانوں نے انگریزوں کے مظالم سے تنگ آکر علمائے کرام کی قیادت میں جہاد شروع کرنے کا اعلان کیا انگریز نے اس جہاد کو ختم کرنے کے لئے طرح طرح کے حربے اختیار کرنے شروع کردیئے۔ فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے کی کوشش کی' مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے پادریوں کے غول کے غول گاؤں میں پھیلا دیئے۔ جب تمام حربے ناکام ہوگئے اور ان کے دانشوروں نے بتایا کہ جب تک مسلمانوں کا رشتہ حضور اکرم ﷺ سے جڑا رہے گا ان کو کسی صورت میں نہ ختم کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کو دین سے برگشتہ کیا جاسکتا ہے۔ اس پر انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی نامی شخص کو اس کام کے لئے تیار کیا جس کا خاندان بقول اس کے اپنے انگریزوں کا پشتی نمک خوار تھا۔

"میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ (انگریزی حکومت) کا پکا خیر خواہ ہے۔" (کتاب البریہ مندرجہ روحانی خزائن)

مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے اپنے آپ کو مسلمانوں سے متعارف کرانے کے لئے مناظرے شروع کئے اور بڑے بڑے پادریوں کو چیلنج دیئے اور جب مسلمانوں میں ایک مقام حاصل ہوگیا تو اب آہستہ آہستہ جھوٹے دعویٰ نبوت کی طرف سفر شروع کیا' پہلے کہا کہ میں

مصلح ہوں' پھر دعویٰ کیا کہ میں مجدد ہوں' پھر دعویٰ کیا کہ میں مہدی ہوں' پھر دعویٰ کیا کہ میں مسیح موعود ہوں' پھر دعویٰ کیا کہ میں نبی اور رسول ہوں' پھر دعویٰ کیا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں' پھر دعویٰ کیا کہ میں محمد سے زیادہ کامل و اکمل ہوں اور یہ جو دعوے لکھے گئے ہیں یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تحریروں سے ثابت ہیں۔ ان دعوؤں کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علمائے کرام مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا قاضی حسین احمد شجاع آبادی" امت کے تمام علمائے کرام' رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس میں شریک ۱۰۰ سے زائد مسلم ممالک اور مذہبی تنظیموں کے نمائندوں نے ہر جگہ ثابت کرکے رد کیا۔پاکستان کی قومی اسمبلی میں مرزا ناصر احمد (قادیانی جماعت کے چوتھے خلیفہ) مرزا صدرالدین (لاہوری جماعت کے سربراہ) کی موجودگی میں ان کے اعتراف کی بنا پر قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر ۷ ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین میں ترمیم منظور کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ پاکستان کے چاروں ہائی کورٹ' سپریم کورٹ' شرعی عدالتیں' ماریشش کی عدالت اور جنوبی افریقہ کی عدالت نے طویل بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ دیا کہ قادیانی جماعت کا اور مسلمانوں کا مذہب جدا جدا ہے' قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے باوجود موجودہ قادیانی جماعت یہ دعویٰ کرتی ہے اور مرزا طاہر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اعلان کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور ہم حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں۔ یہ مولوی لوگ بلاوجہ جھوٹے الزامات عائد کرتے ہیں اور قادیانیوں کو گالیاں دیتے ہیں' مرزا طاہر کے اس بیان کے بعد ضروری ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریریں مسلمانوں کے سامنے پیش کی جائیں ملاحظہ فرمائیں:

❑ "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے اوپر نازل ہوا اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔" (حقیقتہ الوحی صفحہ ۳۵۷ مندرجہ روحانی خزائن نمبر ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

❑ "اور میں اس خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (حقیقتہ الوحی ص ۳۸۷)

❑ "جس قدر نبی گزرے ہیں ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ دخل نہ تھا لیکن اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیا ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔" (روحانی خزائن نمبر ۲۲ صفحہ ۳۰ از مرزا غلام احمد قادیانی)

❑ "اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو نبی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو معلوم محمد و احمد کی پیش گوئی ہوتی لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے' پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کررہا ہے کہ آپ احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق تھے۔" (انوار خلافت ص ۳۷ از مرزا بشیرالدین قادیانی)

❑ "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔) (حقیقتہ الوحی ص ۳۹)

❑ "مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی نبی۔" (حقیقتہ الوحی ص ۱۵۰ روحانی خزائن نمبر ۲۲ ص ۱۵۳'۱۵۴ از مرزا قادیانی)

❑ "تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔) (دافع البلا ص ۱۲ روحانی خزائن نمبر ۱۸ ص ۲۳۰ از مرزا قادیانی)

یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو' پس کیا ایسا مذہب کچھ ہو سکتا ہے؟ جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا' جو کچھ ہیں قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے' اس کی رضا جوئی میں فنا ہوجائے اور ہر

ایک چیز اس کو اختیار کرلے' تب بھی اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا' اور مکالمات اور مخاطبات سے اسے مشرف نہیں کرتا۔

❑ "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے' اور اندھا ہی مارتا ہے اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۳۵۴ از مرزا قادیانی)

❑ "مثلاً" ایک شخص جو قوم کا چوہڑا یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے' اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں' اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کرکے مسلمان ہوجائے' اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بن جائے۔" (تریاق القلوب ص ۱۵۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۲۷۹' ۲۸۰ از مرزا قادیانی)

❑ "پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے (محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم) "اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۰۷ از مرزا قادیانی)

❑ "خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس سال پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔" (حقیقتہ الوحی تتمہ ص ۶۷ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۰۲ از مرزا قادیانی)

❑ "میں آدمؑ ہوں' میں نوحؑ ہوں' میں داؤدؑ ہوں' میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں' میں محمد ﷺ ہوں۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۵۲۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۲۱ از مرزا قادیانی)

❑ "اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم ﷺ میں کوئی دوئی باقی نہیں حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں' جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا "صار وجودی وجودہ" (دیکھو خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورے کرے اور (ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی.......الخ) کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کرکے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچادے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنا وعدے کو پورا کرے جو اس نے آخرین میں فرمایا ہے۔" (کلمتہ الفصل ص ۱۰۵ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

❑ "ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے' کسی کو بہت' کسی کو کم' مگر مسیح موعود کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کرلیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو لا کھڑا کیا۔" (کلمتہ الفصل ص ۱۱۳ از مرزا بشیر احمد)

❑ "ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹی ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۶ ص ۲۷۰ از مرزا قادیانی)

❑ "اور جس نے اس بات کا انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی ہے پاس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح۔" (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۶ ص ۱۷۱' ۲۷۲ از مرزا قادیانی)

❑ "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (حضرت خلیفتہ المسیح مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری اخبار الفضل قادیان نمبر ۵ جلد ۱۰ تا ۱۷ جولائی ۱۹۲۲)

❑ "اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے' وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد ﷺ جلالی نام ہے اور احمد

باقی صفحہ ۱۶ پر

مرتبہ: ابو مریم

قادیانیت کا تعاقب اور مذہبی ذمہ داری

ہمارا مقصد

تیرھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کا مقصد حضور انور علیہ السلام کی شفاعت کا حصول ہے

جانشین شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ مولانا سید اسعد مدنی صاحب کا تیرھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں خطاب

صدر محترم' بزرگو اور بھائیو! عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق یہاں بڑے بڑے حضرات تشریف فرما ہیں اور تفصیلی بیانات آپ کے سامنے ہوں گے اور بڑے بڑے علماً خطاب فرمائیں گے اس لئے تکرار چنداں مفید نہیں۔ لیکن ہم ہندوستان میں جس فتنہ کو بھول چکے تھے اور قادیانیت پھر ہندوستان میں مصیبت بن کر آئے گی اس کا کوئی خیال نہیں تھا' اب چند برسوں سے جب پاکستان سے یہ لوگ رسمی طور پر اور ظاہری طور پر نکالے گئے تو یہ مصیبت ہمارے ملک میں آگئی اور ان کا مرکز تو برطانیہ لندن میں ہے لیکن سینکڑوں تنخواہ دار ملازمین ہمارے یہاں گاؤں گاؤں میں قادیان سے بھیجے جاتے ہیں ان کا وہ پرانا قبرستان تو یہیں قادیان ہندوستان ہے۔ وہاں سے آتے ہیں اور پورے ملک میں کوئی ایسی جگہ تلاش کرتے ہیں جہاں کوئی مسجد' عالم اور مدرسہ نہ ہو۔ اور بے خبر قسم کے دیہاتی ان پڑھ غریب قسم کے لوگ بستے ہوں' وہاں جاکر ان سے کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں۔ تم بھی مسلمان ہو تمہارے یہاں مسجد نہیں یا اگر ہے تو امام نہیں' اگر امام ہے تو بچوں کو پڑھانے والا نہیں اور تم غریب لوگ ہو پیسے پاس نہیں۔ ہم سب انتظام کریں گے' ہم مسجد بنائیں گے اور اگر امام نہیں تو امام دیں گے بچوں کو پڑھانے کے لئے مدرس دیں گے' ہم احمدی لوگ ہیں' وہ بیچارے جانتے نہیں کہ احمدی کیا بلا ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اچھی بات ہے' پھر میٹھی میٹھی باتیں کر کے ان کے دل میں جگہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں' عام طور پر **لوگوں** سے وہ گھلتے ملتے ہیں ان کی خاطر و تواضع اور دعوتیں کرتے ہیں اس طرح وہ کوشش کر کے ان لوگوں سے رشتہ وغیرہ کرا دیتے ہیں۔ شادی بیاہ' آنا جانا تاکہ ان کے پاؤں جم جائیں اور وہ مسلمانوں میں گھل مل جائیں جب تک لوگوں کو معلومات ہوں گی تو ان کے لئے ہٹنا مشکل ہو جائے گا۔ یہ ساری تدبیریں کر کے کئی ہفتوں اور مہینوں کے بعد قریب کے کسی مدرسہ یا کسی عالم یا کسی شہر میں بات کھلتی ہے کہ فلاں جگہ فلاں دیہات میں قادیانی پہنچ گئے تو علماً جاتے ہیں اور گاؤں والوں سے باتیں کرتے ہیں کہ یہ لوگ تو کافر ہیں' وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسے کافر ہیں؟ یہ تو ہمارے یہاں نماز پڑھا رہے ہیں' ہمارے بچوں کو قرآن شریف پڑھا رہے ہیں' ہم سے ایک پیسہ نہیں لیتے' ہماری دعوتیں کرتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ کافر ہیں' ایسی میٹھی باتیں کرتے ہیں' ہر مرحلہ میں ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں' انہیں آپ کافر کہہ رہے ہیں۔ غرض یہ کہ لمبی چوڑی کاروائی ہوتی ہے اور کبھی کبھی قادیانی ہمت کر کے مناظرے کی دعوت دیتے ہیں کہ اگر ہم کافر ہیں تو آؤ مناظرہ کرلو اور ہم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر مناظرہ کریں گے اور جب ہمارے علماً وہاں پہنچتے ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہوتی ہے تو ہم ان سے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ہمارا عقیدہ وہی ہے جو قرآن اور حدیث میں آیا ہے آپ سے ہم متفق نہیں ہیں لیکن یہ بحث اگر آپ کو لمبی چوڑی کرنی ہے تو عیسائیوں سے کرو' ہمارا تمہارا مسئلہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے اگر شوق ہے تو آؤ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان ثابت کرو؟ اور ہم دنیا بھر کے مسلمانوں کے ثبوت دیتے ہیں کہ ساری دنیا ان کو کافر کہتی ہے اور ان کے ماننے والوں کو کافر کہتی ہے ہمارے علماً اسے کافر ثابت کرتے ہیں تم اسے مسلمان ثابت کرو؟ اس مسئلہ پر گفتگو ہو گی آجاؤ۔ جب یہ مسئلہ کھڑا ہوتا ہے کہ

ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر ثابت کرتے ہیں اور تم مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان ثابت کرنے کا کہتے ہو تو قادیانی بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور سب تو دو گیارہ ہو جاتے ہیں تو اس لئے اب الحمد للہ ان لوگوں کی دکھتی رگ ہم کو مل گئی' ہم حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ان سے گفتگو ہی نہیں کرتے۔ ہمارا عقیدہ تو وہی ہے لیکن ہم تم سے اس مسئلہ پر گفتگو نہیں کریں گے۔ ہم تو گفتگو کریں گے مرزا غلام احمد قادیانی پر اور ہمارے پاس کتابیں موجود ہیں' مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے خلفاً کی لکھی ہوئی کتابوں سے ہم ثابت کریں گے کہ وہ کافر ہے کہ جس کتاب میں چاہو اس کا اسلام ثابت کردو؟ اس پر گفتگو ہو گی۔ اس طریقے سے الحمد للہ ان کا تعاقب ہو گیا۔ ابھی گزشتہ دنوں آندھرا حیدر آباد میں تقریباً گیارہ بارہ گاؤں میں قادیانی گھس گئے وہاں الحمد للہ علماً نے تعاقب کیا' حیدر آباد سے بھی علماً کرام گئے اور الحمد للہ اب کسی گاؤں میں بھی ان کا وجود نہیں ہے' سب کے سب بھاگ گئے' مسجدیں بھی پاک ہو گئیں' مکاتب قرآن بھی پاک ہو گئے اور وہ گاؤں بھی محفوظ ہو گئے۔ اس طریقہ سے ابھی یہاں آنے سے چند دن پہلے میں خود کیرالہ گیا تھا اور وہاں علماً کرام کا اجتماع ہوا اور قادیانیت کی رد اور ان کی ارتدادی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے وہاں کمیٹیاں بنیں' اس طریقہ سے پورے ہندوستان میں کام شروع ہو گیا ہے چونکہ کیرالہ ہم سے بہت دور ہے اور زبان کا بھی بہت زیادہ فرق ہے۔ ان کی زبان سمجھنے والے ہمارے یہاں نہیں ہیں اور اردو سمجھنے والے ان کے یہاں نہیں ہیں۔ بڑی دشواری ہوتی ہے تو چھ ماہ سے وہاں بات ٹیلی فون پر چل پڑی لیکن کام شروع نہیں ہو سکا تھا اس لئے سفر کر کے میں گیا وہاں علماً کرام کو جمع کر کے کام شروع کیا۔ اس طریقہ سے آہستہ آہستہ کام شروع کیا جا رہا ہے وہاں کام کے لئے وسائل کی بہت کمی ہے' دقت ہوتی ہے' ہمارے یہاں دارالسلطنت دہلی میں ان کے بقول پچاس لاکھ خرچ کر کے اپنا سینٹر بنا لیا ہے اور وہاں سے وہ کام کر رہے ہیں۔ دہلی میں بھی ان کا کام بہت زیادہ ہے' گزشتہ سال پہلی مرتبہ ان کی مخالفت اور مقابلہ میں جلسہ عام ہوا تھا' جس میں تقریباً پچاس ساٹھ ہزار مسلمان شریک ہوئے تھے' اس سال ۱۹/۲۰ جون کو وہاں دوسرا جلسہ عام منعقد ہوا تو تقریباً سوا یا ڈیڑھ لاکھ کے قریب مسلمان شریک ہوئے بہت اطمینان سے اجلاس ہوا۔ اور ان کی جو سازشیں ہوتی ہیں اور گورنمنٹ کو لکھ کر دیتے ہیں کہ ہماری جان اور مال خطرے میں ہے' ہم لوٹ لئے جائیں گے' قتل کر دیئے جائیں گے اور فلاں ہو گا فلاں ہو گا۔ جلسے بند کر دیئے جائیں' چونکہ پہلے سال بڑا جلسہ پہلی مرتبہ ہوا تھا اس لئے پولیس کو بہت تشویش تھی ہم نے کہا کہ ہمارا تو صرف جلسہ ہے' کوئی قتل کی ٹریننگ دینے کے لئے ہمارا اجتماع نہیں ہے اور نہ ہم ان چند آدمیوں کو قتل کر کے کوئی بڑا کام کریں گے' اس لئے یہ سب فضول باتیں ہیں اور ہمارا اجلاس ہو گا اور اجلاس ہوا اور کسی کی نکسیر نہیں پھوٹی اور امن وامان کے خلاف کوئی کام نہیں ہوا۔ اس سال بھی پولیس نے بڑے اطمینان سے کہا کہ تمام رکاوٹوں کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں جب تک چاہو جلسہ کرو' اس لئے کہ اس اجلاس سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے بہر حال ڈیڑھ بجے رات تک اجلاس ہوتا رہا' دہلی کے اس اجلاس کی تیاری کے لئے علماً کرام نے دور دور تک کام کیا اور تقریباً چار سو جلسے مسجدوں میں کئے۔ تمام اطراف کے مدارس کے علماً کرام نے اس کے لئے اپنے اپنے علاقوں کے علاوہ دوسرے علاقوں میں بھی کام کیا۔ مسجد والوں نے ہمیں بتایا کہ علماً کے اس جلسے سے اتنا فائدہ رد قادیانیت کے لئے نہیں ہو گا جتنا تیاری سے پہلے جلسوں میں ہوا یا ہو گا۔ اس لئے کہ اس اجلاس سے کئی جگہ تقریباً دس لاکھ سے زائد مسلمانوں نے جمعہ کے اجتماعات میں اور چھوٹے جلسوں میں رد قادیانیت سے متعلق باتیں سنیں اور اجلاس میں تو ڈیڑھ لاکھ مسلمان شریک تھے۔ اس کے دو تین دن بعد اطراف کے ذمہ دار لوگوں کو جمع کیا گیا تو اس مقصد کو چلانے کے لئے ایک تنظیم بنائی اس کے عہدیدار منتخب ہوئے' پھر اس کا دفتر جمعیت علماً ہند کے دفتر میں قائم کیا اور الحمد للہ اب کام نظم اور تسلسل کے ساتھ چل رہا ہے۔ اس طریقے سے اس اجلاس کے بعد پہلے اجلاس کی طرح یہ صورت نہیں رہی کہ بس جلسہ ہو گیا اور کام ختم یا جہاں کام ہو رہا ہے تو ٹھیک۔ بلکہ باقاعدہ تنظیم

کے تحت کام شروع ہو گیا ہے؟ ہم نے دہلی کے مدارس سے درخواست کی کہ جہاں وہ مدرسہ کے لئے مدارس اور اساتذہ اور دیگر عملہ رکھتے ہیں ان میں رد فرق باطلہ کے لئے ایک ماہر عالم بھی ہونا چاہئے۔ قادیانی ہو' عیسائی ہو' کوئی اور ہو' جہاں بھی اسلام کے خلاف کچھ ہو تو ہمیں تلاش نہ کرنا پڑے کہ کہاں سے آدمی لائیں۔ ہر مدرسہ کا ایک آدمی ایسا ہونا چاہئے جو کسی بھی فرقہ باطلہ کے لئے موجود ہو اور اس سے کام لیا جاسکے چنانچہ اس اجلاس میں دہلی کے چھ مدرسوں نے یہ وعدہ کیا کہ جب بھی کوئی مناسب آدمی مل جائے گا ہم اس کا تقرر کرلیں گے اور ایک ایک آدمی رکھیں گے اور دو مدرسوں نے یہ کہا کہ ہم اپنے ذمہ داروں سے جاکر بات چیت کریں گے اور کوشش کریں گے کہ ہمارے مدرسوں میں بھی آدمی کا تقرر کرلیں۔ امید ہے کہ اب پیش رفت ہو گئی ہو گی اور کام بڑھ گیا ہو گا۔ بہر حال اس طرح دھیرے دھیرے ہندوستان میں اس کفر' ارتداد اور اسلام کے خلاف یلغار کے رد کے لئے کام بڑھ رہا ہے اور اس کی رپورٹ بھی مختصر سی امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو پیش کردی ہے جو ہو سکتا ہے ہم لوگ اپنا فرض سمجھتے ہیں اور اس عظیم الشان کانفرنس میں کسی اور کو منانے نہیں آئے بلکہ اپنا نام جاں نثاران ختم نبوت کی فہرست میں شامل کرنے اور نبی آخر الزمان ﷺ کی توجہات حاصل کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے کہ ہمارا نام بھی خریداراں یوسف علیہ السلام میں شامل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے اور کوششوں کو قبول فرمائے اور دونوں جہان میں کامیاب فرمائے۔ (آمین)

○

بقیہ: جھوٹے مدعیان نبوت

جمالی اور احمد و عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی روح سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے "ومبشرا" رسول یاتی من بعد اسمہ احمد" مگر ہمارے نبی اکرم ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد ﷺ بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے' بھیجا گیا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۶۳ از مرزا قادیانی)

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری

وقت کا اہم تقاضا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم امابعد!

اللہ تعالیٰ شانہ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا تو ان کی اولاد کے لئے نبوت و رسالت کا سلسلہ بھی جاری فرمایا‘ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر بھی تھے اور سب سے پہلے نبی بھی تھے‘ دنیا میں ان کی ذریت پھیلتی رہی براعظم آباد ہوتے رہے‘ حضرات انبیا علیہم السلام تشریف لاتے رہے اور بنی آدم کو اللہ تعالیٰ کا دین پہنچاتے رہے۔ توحید کی دعوت دیتے رہے اور یہ بتاتے رہے کہ اس دنیا سے جانا ہے‘ قیامت قائم ہونی ہے‘ حساب و کتاب ہونا ہے‘ جو شخص اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دین کو قبول کرے گا اس پر مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور منکرین و مشرکین دوزخ میں داخل ہوں گے۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی کوششیں برابر جاری رہیں وہ لوگوں کو ہدایت پر لانے کی کوششیں فرماتے رہے توحید کی دعوت دیتے رہے‘ لیکن ساتھ ہی شیاطین الانس والجن کی محنتیں بھی جاری رہیں‘ یہ لوگ کفر و شرک کی دعوت دیتے رہے اور لوگوں کو ایمان قبول کرنے سے روکتے رہے‘ بہت سے لوگوں نے ان کی دعوت قبول کرلی اور کفر و شرک میں مبتلا ہوگئے اور شیاطین کے بہکانے اور گمراہ کرنے کی وجہ سے اس منزل تک اتر آئے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی کتابوں تک کو بدل دیا توحید کی جگہ دنیا میں شرک اور کفر اور طرح طرح کی گمراہیاں پھیلادیں۔

یہودیوں نے تورات شریف میں تحریف کردی اور اس کی جگہ تالمود نام کی کتاب لکھ لی نصاریٰ نے انجیل شریف میں تحریف کردی اور اپنے عقائد بدل لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ شانہ کا بیٹا مان لیا پھر ان کے قتل کا عقیدہ رکھ کر کفارہ کا عقیدہ اپنالیا۔ یہود و نصاریٰ کے دین کے علاوہ دنیا میں ہندو مذہب بھی ہے اور بدھ ازم بھی ان کے علاوہ اور بھی بعض مذاہب ہیں۔ یہود و نصاریٰ اور تمام ادیان والے خود غور کریں کہ وہ جس دین کو اپنائے ہوئے ہیں‘ اس کی کیا سند ہے کہ ان کا یہ دین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے اپنانے کی وجہ سے آخرت میں نجات ہوگی؟ ظاہر ہے کہ ان کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

اپنے پاس سے عقیدہ بناکر آرزوئیں لئے بیٹھے ہیں‘ خود ہی غور کرلیں کہ ان آرزوؤں کا سہارا لینے سے جو بلا دلیل اور بلا سند ہیں کیسے نجات ہوگی......؟

جو عقیدہ اور عمل پیدا کرنے والے کی طرف سے نہ بتایا گیا ہو‘ اس کو زندگی کا مشغلہ بنانا عقل و فہم کی رو سے کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے اور اس پر نجات کی امید رکھنا اور یہ یقین کرنا کہ اس کی وجہ سے موت کے بعد عذاب سے محفوظ ہوں گے بہت بڑی نادانی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہوں یا یہ فرمایا ہو کہ میری اور میری والدہ کی عبادت کرو یا یہ فرمایا ہو کہ لوگ مجھے قتل کردیں گے اور میرے قتل کے بعد جو شخص یہ عقیدہ رکھے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو قتل کراکر ان سب لوگوں کو نجات دے دی جو ان کو اللہ کا بیٹا مانیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے‘ ان میں سے کوئی بات بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نہیں فرمائی اور نصاریٰ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ باتیں بتائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ شانہ نے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بناکر بھیجا اور آپ پر سلسلہ نبوت ختم فرمادیا۔ آپ نے اسلام کی دعوت دی اور اس سلسلہ میں بہت زیادہ محنت کی‘ بڑی مشقت اٹھائی‘ آپ کی محنتوں کا اثر یہ ہوا کہ آپ کی موجودگی میں ہزاروں مشرکین نے آپ کا لایا ہوا دین‘ یعنی اسلام قبول کرلیا اور دین شرک سے تائب ہوکر دین توحید کے ماننے والے بن گئے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کے صحابہ کرامؓ نے دعوت حق کا سلسلہ جاری رکھا پھر ان کے تابعین نے اور ان کی تلامذہ اور خلفاء نے دعوت کا کام آگے بڑھایا حتیٰ کہ دنیا کے اکثر حصوں میں اسلام پھیل گیا‘ اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں کروڑوں افراد اسلام کے ماننے والے بن گئے۔ دعوت اسلام کا کام تو ہمیشہ ہی سے جاری رہا ہے‘ لیکن دور حاضر میں اس کی بہت زیادہ اہمیت اور ضرورت ہے۔ اسلام کے علاوہ جتنے بھی دین ہیں ان کے ماننے والوں پر اپنے دین کی ریسرچ کرنے کے بعد پوری طرح یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ ان کا دین جامع اور

مکمل نہیں ہے اور اس میں انسانی زندگی کے تقاضوں کا اور معاشرتی مسائل کا حل نہیں ہے' ان ریسرچ کرنے والوں میں کثیر تعداد میں ایسے افراد بھی ہیں جنہوں نے اسلام کا اچھی طرح مطالعہ کیا ہے اور عصبیت کا چشمہ اتار کر سمجھنے کی کوشش کی ہے جس سے ان پر پوری طرح یہ واضح ہوگیا کہ دین اسلام ہی وہ دین ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بھیجا ہے اور اسی میں آخرت کی نجات ہے' ان سب لوگوں کو خود قبول حق کی طرف بڑھنا لازم ہے' لیکن دنیا کے تقاضے' مالیاتی مسائل' رشتہ داری کے تعلقات اور اقتدار کی کرسیاں اور اس طرح کی بہت سی چیزیں اسلام قبول کرنے سے مانع ہو رہی ہیں یہ لوگ دنیاوی مفاد کی وجہ سے اسلام کو حق جانتے ہوئے بھی قبول نہیں کرتے اور موت کے بعد کی تباہی سے بچنے کے لئے فکر مند نہیں ہوتے' اہل دنیا کے ورغلانے اور نفس اور شیطان کے فریب دینے سے آخرت کے دائمی عذاب میں مبتلا ہونے کو تیار ہیں۔ ان کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ ہم مسلمان انہیں کھل کر ہمت اور حوصلہ کے ساتھ اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں اور انہیں اسلام کی عہد اول یعنی حضرات صحابہ کرام ؓ کے واقعات سنائیں جنہوں نے دنیا کو چھوڑا' رشتہ داروں سے منہ موڑا اور کافروں سے جو تکالیف پہنچیں حتیٰ کہ بعض شہید کردیئے گئے' اس سب کو برداشت کیا' جب حق واضح ہوگیا تو ساری رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے حق کو قبول کیا اور اس پر جمے رہے اور پھر زندگی بھر حق کی دعوت بھی دیتے رہے۔ جن لوگوں پر اسلام کی حقانیت واضح ہو چکی ہے اگر ان کو حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اسلام کی دعوت دی جائے تو انشاء اللہ وہ جلد ہی اسلام قبول کرلیں گے۔

ایک یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسلام کے علاوہ جو دوسرے دینوں کے ماننے والے ہیں اور ان میں جو خاص نئی نسل کے پڑھے لکھے لوگ ہیں اگرچہ انہوں نے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا' لیکن اپنے دین سے وہ بھی مطمئن نہیں ہیں خاص کر نصاریٰ کا وہ نوجوان طبقہ جو پادریوں کی تقلید نہیں کرتا اور اپنے دینی عقائد سے بیزار ہے دنیا میں ان کی بڑی تعداد ہے اگر ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی جائے اور واضح طور پر حق سامنے رکھا جائے تو یہ طبقہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلد اسلام قبول کرلے گا۔

تمام غیر مسلموں کے سامنے اگر سلیقہ کے ساتھ اسلام کی دعوت رکھی جائے اور اسلام کا کمال و جمال بیان کیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ پیدا کرنے والے نے یہ اختیار نہیں دیا کہ دنیا میں جو بھی دین رواج پائے ہوئے ہیں ان میں سے جس کو چاہو اختیار کرلو بلکہ خالق کائنات نے بنی آدم کے لئے اپنی طرف سے دین بھیجا ہے جو دین اسلام ہے۔ اسی کو قبول کرنے پر آخرت میں نجات دینے اور وہاں کے دائمی عذاب سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ اعلان فرمایا ہے کہ اسلام کے علاوہ جو بھی کوئی شخص کسی بھی دین پر مرے گا وہ آخرت کے دائمی اور سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔

اگر اتنی ہی سی بات ہوتی کہ دنیا میں آتے اور کما کھا کر مرکھپ کر ختم ہوجاتے اور قیامت قائم نہ کی جاتی اور حساب و کتاب کی پیشی نہ ہوتی اور ایمان پر جنت کے داخلے کا اور کفر پر دوزخ کے داخلے کا فیصلہ نہ ہوتا تو متفکر ہونے کی ضرورت نہ تھی' لیکن جب خالق کائنات نے فیصلہ فرمایا اور پہلے سے بتادیا کہ ایسا ایسا ہونا ہے اور اپنے نبیوں علیہم السلام کو بھیجا اور ان پر اپنی کتابیں نازل فرمائیں اور پوری طرح اس دین کو واضح فرمادیا جس دین پر نجات کو موقوف رکھا ہے تو اب ہر فرد و بشر کو اپنی خیر خواہی کے لئے یہ سوچنا ضروری ہے کہ میں جس دین پر ہوں اور جن کاموں میں لگا ہوا ہوں یہ آخرت کے دائمی عذاب سے بچاکر جنت میں داخل کردیں گے یا نہیں؟ کسی دین اور دھرم پر چلتے رہے اور موت کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ یہ دین باطل تھا اور وہاں سے واپس ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے (اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دین کو نہ مانے اس کے لئے دائمی عذاب ہے) تو کیا ہوگا؟ یہ ہر شخص کے فکر کرنے کی بات ہے۔ یہ ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے اس میں ماں باپ یا خاندان اور کنبہ اور قبیلہ اور رسم و رواج اور دوست و احباب کی جانب کہ وہ کیا کہتے ہیں اور کسی ایسے دین پر جما رہنا جو خالق کائنات کا بھیجا ہوا نہ ہو خود اپنی جان سے دشمنی ہے اگر سارے انسان غور کریں اور اپنے اپنے دین کے بارے میں سوچیں اور اسلام کے بارے میں بھی غور کریں تو یہی سمجھ میں آئے گا کہ دین اسلام ہی وہ دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے جس کے قبول کرنے میں آخرت کی نجات منحصر ہے۔

ایک یہ بات عرض کرنی ہے کہ عام طور سے تمام ممالک میں اسلام قبول کرنے کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ فرانس' جرمنی اور افریقہ کے بعض علاقوں میں حتیٰ کہ ہندوستان میں بڑی تعداد میں لوگ اسلام قبول کررہے ہیں اور غیر مسلموں کے اکابر اور سرداروں کے واضح بیانات اسلام کی حقانیت کے بارے میں شائع ہو رہے ہیں اور عامۃ الناس کے قلوب میں اسلام گھر کررہا ہے۔ (فالحمدللہ تعالیٰ علیٰ ذٰلک)

لیکن یہ ایک افسوس کی بات ہے کہ جو لوگ مسلمان ہوجاتے ہیں پرانے مسلمان ان کا شایان شان استقبال نہیں کرتے نہ ایسے ادارے ہیں جہاں انہیں رکھ کر اسلامی تعلیم دی جائے اور اسلام کے عقائد اعمال اور اخلاق سکھائے جائیں اور ان کی حاجات و ضروریات کو

دیکھا جائے۔ اس کوتاہی کی وجہ سے یہاں تک سننے میں آیا ہے کہ بعض افراد اسلام قبول کرنے کے بعد دوبارہ کفر میں واپس چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○

اسلام نے یہ تو نہیں بتایا کہ دنیا کا کوئی لالچ دے کر مسلمان ہونے کی دعوت دی جائے کیونکہ لالچی آدمی سچے دل سے مسلمان نہیں ہوتا' لیکن جب کوئی شخص اسلام قبول کرلے تو وہ ہمارا دینی بھائی ہوگیا۔ اس کی ضروریات اور حاجات کا خیال کرنا لازم ہے جو شخص مسلمان ہوتا ہے وہ اپنے رشتہ داروں سے کٹتا ہے اس کے اموال و املاک پر بھی دوسرے لوگ قابض ہوجاتے ہیں اور طرح طرح کی مشکلات کا سامنا بھی ہوتا ہے۔ یہ بات بہت زیادہ ضروری ہے کہ ہر چھوٹے ملک میں کم از کم ایک ادارہ اور بڑے ملکوں میں متعدد ایسے ادارے ہوں جو نئے مسلمانوں کو اسلام بھی سکھائیں اور ان کی دنیاوی حاجات و ضروریات کا بندوبست بھی کریں۔

مختلف ممالک سے آنے والے علماء اور تجار سے اس بارے میں گفتگو ہوئی تو پتہ چلا کہ اس طرح کے ادارے قائم کرنے کی طرف بالکل توجہ نہیں ہے اور یہ صورت حال بہت افسوس ناک ہے' جو شخص اسلام قبول کرلے اسے گلے لگانا اور ایسی تدبیریں کرنا کہ وہ کفر میں واپس نہ چلا جائے مسلمانوں کا اہم فریضہ ہے آج جو قومیں مسلمان نظر آرہی ہیں وہ بھی تو نو مسلموں کی نسلیں ہیں۔ ان کے باپ دادوں کو بھی تو کسی نے اسلام کی دعوت دی ہوگی اور اسلام سکھایا ہوگا۔ اس بات پر غور کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں اسلام کی نعمت سے نوازا اس کے شکر میں یہ بھی شامل ہے کہ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دیں انہیں کفر سے بچائیں تاکہ وہ آخرت کے عذاب سے محفوظ ہوجائیں جو شخص مسلمان ہوجائے اسے مانوس کریں' وہ یہ نہ سمجھے کہ میں غیروں میں آگیا اس کی حاجات اور ضروریات کا خیال کریں اور کافروں کو یہ کہنے کا موقع نہ دیں کہ جو شخص اسلام قبول کرلیتا ہے' دوبارہ کفر میں واپس آجاتا ہے گویا کہ وہ مطمئن نہیں ہوتا۔ (العیاذباللہ) تھوڑی سی جان و مال کی قربانی دینے کی ضرورت ہے۔ اول تو ہم مسلمان ہونے کے مدعی ہوتے ہوئے اپنے اعمال درست نہیں رکھتے یہ چیزیں غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے سے روکتی ہیں پھر یہ کتنی بڑی غفلت ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہوجائے تو اسے اچھی طرح گلے نہ لگایا جائے اور اسے کفر میں واپس جانے کا بہانہ مل جائے جس کا سبب مسلمان خود بنیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حق پر جمنے اور حق کو پھیلانے اور اسلام کی پوری طرح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وباللہ التوفیق وھو المستعان)

بقیہ اخبار ختم نبوت

وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پروگرام اور پیغام کو مسلم نوجوانوں تک پہنچاتا ہے۔ پروگرام کے اختتام پر علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں شبان ختم نبوت کا پرچم لہرایا اور دعا فرمائی۔ اس تمام پروگرام کی تیاری اور انعقاد میں شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کے مخلص کارکن اور ناظم تبلیغ جناب محمد شفیق خان صاحب نے بھرپور محنت کی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆ حضرت بہلویؒ کے متعلقین متوجہ ہوں ☆

مرشدی قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی نوراللہ مرقدہ کے مکتوبات کا جو ذخیرہ میسر ہوسکا وہ شائع کردیا گیا ہے' جو (ہ سنی ہلی کیشنز کمرہ نمبر ۵ اقدانی مارکیٹ اردو بازار لاہور) سے دستیاب ہے۔

لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سے احباب کے پاس آپ کے مزید خطوط بھی موجود ہیں۔ اس لئے ان حضرات سے گزارش ہے کہ وہ فقیر کو درج ذیل پتہ پر خطوط ارسال فرمادیں' تاکہ آئندہ اشاعت میں ان کو بھی شامل کیا جاسکے۔ واضح ہو کہ تمام حضرات ان کے خطوط نقل کرکے واپس کردیئے جاتے ہیں۔

خطوط ارسال کرنے کا پتہ

(مولانا) محمد عابد' مدرس جامعہ خیر المدارس' بیرون دہلی گیٹ ملتان

☎: 7235487

رحمت کریمی

جیمس اینڈ جیولری' اسپیشلسٹ سپلائی گولڈ جیولری

امپورٹڈ اینڈ لوکل' گولڈ مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

پروپرائٹر: محمد سلیم میمن

چوتھی منزل کمرہ نمبر ۴۰۷ لاکھانی سینٹر سولجر بازار نمبر ا کراچی

بابو شفقت قریشی سہام

سیرتِ طیّبہ کا عملی پہلو

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مجسم خیر و برکت اور رحمت و شفقت ہے، جس کو ثابت کرنے کے لئے نہ کسی دلیل کی ضرورت ہے اور نہ ثبوت کی کیونکہ خود خالق ارض و سمانے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا "ترجمہ: یعنی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا (سورۃ الانبیاء۔)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو خیر و برکت سے بھرپور نظر آتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ قرآن حکیم کی عملی تفسیر ہے۔ قرآن پاک کے احکامات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل و فعل میں ذرہ برابر فرق نظر نہیں آتا۔ آپ جن اصولوں کے داعی تھے وہ فرد یا معاشرہ اور قوموں کی زندگی پر حاوی تھے اور آپ کی حیات طیبہ میں ہمارے لئے بہترین نمونہ اور لائحہ عمل موجود ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ (سورۃ الاحزاب۔۲۱)

قرآن کریم میں جس دین کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ دین اسلام ہے جس کی بنیاد پانچ اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ ۱۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۲۔ نماز کی باقاعدہ ادائیگی۔ ۳۔ زکوۃ کی ادائیگی۔ ۴۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ ۵۔ اور استطاعت رکھنے والوں کے لئے حج بیت اللہ کے لئے جانا۔ ان ارکان اسلام کی پابندی دراصل وہ لائحہ عمل ہے جو ایک مسلمان کو اس راستہ پر چلاتا ہے جو اس کے خالق و مالک نے حکم دیا ہے اور جس پر چلنے کو آسان بنانے کے لئے حضور نے خود ان پر چل کر اور عمل کر کے دکھایا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا اعجاز آپ کا پاکیزہ اور بے داغ کردار ہے۔ جب مشرکین مکہ نے آپ کی نبوت کی دلیل مانگی تو قرآن پاک نے آپ کی پاکیزگی اور کردار پر مہر ثابت کردی ترجمہ۔ اے گروہ قریش! میرا بچپن میری جوانی میری ساری عمر تمہاری آنکھوں کے سامنے گزری ہے تمہیں اس میں کبھی کوئی لغزش دکھائی دی ہے مشرکین مکہ کے پاس سوائے تصدیق اور خاموشی کے اور کچھ نہ تھا۔ اللہ تعالی نے آپ کی ذات اقدس اور حیات طیبہ کو نمونہ عمل قرار دیا۔ آپ کی حیات طیبہ کا ہر ورق کھلی ہوئی کتاب کی طرح روشن ہے جہاں سے ہر شعبہ حیات سے متعلق انسان اپنی ذہنی اور قلبی تسکین کر سکتا ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے لئے اس میں پروگرام موجود نہ ہو۔ عبادات معاملات تہذیب و تمدن معاشیات و معاشرت الغرض کوئی بھی میدان ہو حضورؐ کا اسوہ حسنہ کا ابر رحمت ان پر سایہ فگن ہوتا ہے۔ اہل مکہ آپ کو الامین اور الصادق کے لقب سے پکارتے تھے۔ اعلان نبوت کے بعد بھی آپ کے دشمن آپ کے اوصاف حمیدہ کے معترف تھے اور آپ پر اسقدر اعتماد کرتے تھے کہ اپنی امانتیں ان کے پاس جمع کراتے تھے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم پر عمل پیرا ہو کر ہمارے لئے ایک بہترین نمونہ چھوڑا ہے۔ آپ عمر بھر مخالفتوں میں گھرے رہے آپ اوپر ہر طرح کا دباؤ ڈالا گیا ماہر جادوگر کہا گیا۔ شعب ابی طالب میں محصور رکھا گیا۔ طائف کے بازاروں میں لہو لہان کیا گیا۔ راستے میں کانٹے بچھائے گئے۔ اوپر غلاظت پھینکی گئی۔ آپ کے رفقاء پر ظلم و ستم کی انتہا کردی گئی۔ ہجرت پر مجبور کیا گیا۔ اور پھر وہاں بھی سکون سے نہ رہنے دیا گیا۔ مدینہ کے یہودیوں کی منافقت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی۔ ان تمام تکالیف کے باوجود آپ اپنے عزم سے ایک انچ پرے نہ ہٹے اور صدق و اخلاص کے ساتھ مضبوط چٹان کی طرح قائم رہے۔ خالق کائنات نے بنی نوع انسان کو تخلیق فرما کر ان کی رہنمائی کے لئے تقریباً" سوا لاکھ پیغمبر مبعوث فرمائے جو اپنے اپنے دور میں پیغام الہی کی ترویج اور اشاعت کی ذمہ داریاں انجام دیتے رہے۔ سب سے آخر میں نبی اکرم کو خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا جو مسلمانوں پر احسان عظیم ہے ارشاد باری تعالی ہے ترجمہ۔ بلا شبہ اللہ تعالی نے اہل ایمان پر احسان فرمایا کہ انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا اور "پھر فرمایا" اے نبی! ہم نے آپ کو صرف اس لئے بھیجا کہ آپ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں (القرآن)۔ آپ کی ذاتی زندگی میں سخاوت ایثار ایفائے عہد زہد و قناعت عفو و حلم شرم و حیا شفقت و رحمت اور خوش طبعی کے لئے ان گنت مثالیں ملتی ہیں یہ حضور کی عملی زندگی نے ہی عرب کے بدوؤں کو اسلام کا گرویدہ بنا دیا تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ اپنی ظاہری و باطنی وسعتوں کے لحاظ سے کوئی شخصی سیرت نہیں بلکہ ایک عالمگیر اور بین الاقوامی سیرت ہے جو کسی فرد واحد کا دستور زندگی نہیں بلکہ جہانوں کے لئے ایک مکمل

دستور حیات ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ کائنات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی انسان اور کوئی ہستی ایسی موجود نہیں ہے جس کی زندگی ہر حیثیت سے بے داغ، قابل عمل اور ہر شعبہ زندگی کے لئے قابل عمل نمونہ ہو۔ اگر کسی نے مثالی باپ کا نمونہ دیکھنا ہو تو حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے والد کو دیکھے جو اپنی بیٹی کی آمد پر کھڑے ہو جاتے تھے۔ ایک مثالی شوہر کا نمونہ دیکھنا ہو تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے شوہر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے کہ وہ اپنی زوجہ سے کس قدر محبت اور حسن و سلوک سے پیش آتے تھے۔ کسی مثالی تاجر کو دیکھنا ہو تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی تجارت کے نگران کو دیکھے جن کے کردار اور عمل سے متاثر ہو کر مکہ معظمہ کی امیر ترین خاتون آپ کو شادی کا پیغام بھیجنے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ ایک مثالی مزدور کا مشاہدہ کرنا ہو تو مسجد قباء مسجد نبوی کی تعمیر اور غزوہ الاحزاب میں حضور کو خندق کھودتے ہوئے دیکھے۔ ایک مثالی سپاہی کی زندگی کا نمونہ دیکھنے کے لئے غزوات نبوی کا مطالعہ ضروری ہے جہاں دو جہاں کے سردار صفیں درست کر رہے ہیں۔ لشکر کے لئے جگہ تلاش کر رہے ہیں کہیں حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ دندان مبارک شہید ہو جاتے ہیں مگر اپنی جگہ سے نہیں ہٹتے۔ غزوہ حنین میں آپ تن تنہا ڈٹے رہے۔ مدینہ منورہ میں آپ کی آمد ایک سربرہ مملکت کی حیثیت سے تھی اس حیثیت سے آپ کی ذات گرامی دنیا بھر کے حکمرانوں کے لئے ایک مکمل نمونہ تھی۔ آپ نے مقننہ عدلیہ اور انتظامیہ کا اہتمام فرمایا معاہدوں کی پابندی کی سفارشوں کا بندوبست کیا اور ریاست مدینہ کے خدوخال متعین فرمائے۔

گو کہ تمام انبیاء کی سیرتیں قابل تقلید اور پیروی ہیں لیکن ان میں سے عالمگیر اور دائمی نمونہ صرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور آپ کا پیغام تمام نسل بنی نوع انسان کے لئے ہے۔

۱۔ حضورؐ جب صحابہؓ سے ملتے تو سلام کرنے میں پہل کرتے اور خوب گرم جوشی سے مصافحہ کرتے۔

۲۔ آپ جب جہاد کا حکم فرماتے تو سب سے پہلے جہاد کے لئے خود تیار ہوتے اور اگلی صفوں میں شامل ہو کر جنگیں لڑتے۔

۳۔ مریضوں کی عیادت کرتے۔

۴۔ جنازوں میں شرکت کرتے۔

۵۔ غلاموں کی دعوت بخوشی قبول فرماتے۔

۶۔ بکریوں کا دودھ خود دوہ لیتے۔ کپڑوں میں پیوند لگا لیتے۔ جوتوں کی مرمت خود کر لیتے گھر والوں کے کام میں ان کا ہاتھ بٹاتے تھے۔

۷۔ اپنا سودا سلف بازار سے خود جا کر لاتے۔

۸۔ کسی سے کبھی سخت لہجہ میں گفتگو نہ کرتے تھے اور کسی کو بھی بددعا نہ دیتے تھے۔

۹۔ جودو سخا کا یہ عالم تھا کہ اگر کہیں سے کوئی صدقہ وغیرہ آتا تو جب تک اسے غریبوں میں تقسیم نہ کر دیتے گھر کے اندر تشریف نہ لے جاتے تھے۔

۱۰۔ کسی بھوکے کو دیکھتے تو اپنے حصہ کا کھانا اسے دے دیتے اور بعض اوقات خود بھوکے رہتے۔

۱۱۔ آپ بہت بڑے سخی تھے۔ سوال کرنے والے کو کبھی خالی نہ لوٹاتے اگر کچھ موجود نہ ہوتا تو دوسرے وقت آنے کو کہتے۔

۱۲۔ رات کے وقت کہیں جانا ہوتا خاموشی سے تشریف لے جاتے تاکہ اہل خانہ کو تکلیف نہ ہو۔

۱۳۔ حضورؐ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو عین اس کے دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر گھر والوں کو السلام علیکم فرما کر اپنے آنے کی اطلاع دیتے تھے۔

۱۴۔ بچوں پر نہایت شفقت فرماتے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے اور ان کو گود میں لے لیتے تھے۔ بچوں کے درمیان سے گزرتے تو السلام علیکم کہتے۔ بچوں کو اکثر اوقات سواری کے آگے یا پیچھے بٹھا لیتے تھے۔

۱۵۔ ازواج مطہرات سے بڑی نرمی اور برابری کا سلوک فرماتے تھے۔

۱۶۔ آپ نے عورتوں کو مردوں کے برابر درجہ دیا۔ ۱۷۔ ماں باپ کی خدمت کو والد کی نجات کا ذریعہ قرار دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک دور میں عظمت انسان کو بام عروج تک پہنچایا اور اپنی مخلصانہ رہنمائی اور اسوہ حسنہ سے ایک ایسی جماعت تیار فرمائی جن کی عظمت و رفعت پر فرشتے بھی ناز کرتے تھے۔ عرفات کے وسیع میدان میں تقریباً سوا لاکھ کے مجمع سے ایک اونٹنی پر سوار ہو کر پوچھا کل خدا کے ہاں تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا۔ لوگو! ذرا مجھے بتاؤ کہ اس وقت تم کیا کہو گے۔ سب نے بیک آواز کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے رسالت کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے نصیحت کا کام پورا کر دیا آپ نے امانت الٰہی کو کماحقہ ہم تک پہنچا دیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا "اللھم اشھد" اے اللہ تو گواہ رہنا۔ سیرت النبی کا عملی پہلو قابل ستائش ہے آپ کا اخلاق بے پایاں ہے جس کی عکاسی قرآن حکیم کرتا ہے۔ آپ کی سیرت قرآن پاک کی عملی تفسیر ہے۔ جو نصیحت آپ نے فرمائی اس پر سب سے پہلے خود عمل کیا۔ نماز پڑھی۔ زکوٰۃ

باقی صفحہ ۲۰

مولانا مفتی محمد ضیاء الحق دہلوی

ایک قبیح عادت

چغلخوری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جارہے تھے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمراہ تھے۔ آپ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرگئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا ان دونوں قبروں میں جو مدفون ہیں ان پر عذاب ہورہا ہے (یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلام کو کشف کے ذریعہ معلوم ہوا تھا) جس گناہ کی وجہ سے عذاب ہورہا ہے اس سے بچنا ان کے لئے دشوار نہ تھا' بچ سکتے تھے۔ پھر فرمایا اس قبروالا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا (کپڑے اور بدن ناپاک ہوں تو نماز نہیں ہوگی عذاب قبر ہونا برحق ہے) دوسری قبر میں جو مدفون ہے وہ نمامی (چغل خور لگائی بجھائی) کرتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کی ایک ٹہنی منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کرکے دونوں قبروں پر گاڑدیں اور فرمایا کہ جب تک یہ ٹہنیاں ہری بھری رہیں گے ان پر عذاب میں تخفیف رہے گی۔ سرسبزو شاداب پودے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور اللہ کی تسبیح اللہ کی رحمتوں کو کھینچتی ہے جب رحمتوں کی بارش ہوگی تو مردے کو فائدہ پہنچے گا۔ اس روایت سے بعض لوگ پھول اور پھولوں کی قیمتی چادریں قبر پر ڈالنے پر استدلال کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے قبر پر پودا لگادو کون منع کرتا ہے' پھولوں کی زندگی گھڑی دو گھڑی کی ہوتی ہے دھوپ پڑی مرجھاگئے' گویا مرگئے اور تسبیح ختم ہوگئی۔ رقم ضائع گئی' پھول چڑھانا ثابت بھی نہیں۔

ایک واقعہ یاد آیا غالباً" بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے' ان کے خادم نے سوال کیا حضرت! لوگ وصیت کرتے ہیں کہ مجھے فلاں بزرگ کی قبر کے پاس دفن کرنا اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ ایسا کیوں کرتے ہیں' جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا" اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی۔ حضرت سن کر خاموش ہوگئے کئی دن بیت گئے۔ ایک روز آپ کے پاس چند مہمان بیٹھے اور یہ خادم ہاتھ کا پنکھا جھل رہے تھے (اس وقت بجلی نہیں تھی) حضرت نے ان سے کہا میاں جی! تم پنکھا کسے جھل رہے ہو؟ عرض کیا آپ کو فرمایا تم پنکھا تو مجھے جھل رہے ہو اور ہوا میرے پاس بیٹھنے والوں کو بھی لگ رہی ہے۔ اسی طرح رحمتوں کی بارش تو بزرگ کی قبر پر ہورہی ہے مگر چھینٹیں ادھر ادھر بھی پڑرہے ہیں' کچھ نہ کچھ فائدہ برابر والوں کو بھی پہنچ رہا ہے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا **منجملہ** اور وجوہ کے عذاب قبر کی دو وجوہ یہ بھی ہیں۔ ایک مسلمان کا بدن اور اس کے کپڑے ہمہ وقت پاک رہنے چاہئیں اور صاف بھی ہوں تو کیا بات ہے۔ سفید کپڑے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھے کہ ان کا داغ دھبہ فوراً" ظاہر ہوجاتا ہے۔ دوسری بیماری نمامی (چغل خوری) بہت خطرناک بیماری ہے اور مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ ہے۔ فرصت کے اوقات یہ غیبت الزام تراشی اور لگائی بجھائی میں گزارتی ہیں۔ اگر کسی میں کوئی برائی دیکھتی ہو تو محبت اور پیار سے اس کی اصلاح کرو اور سب سے پہلے تو خود اپنی اصلاح کرو دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے اپنی آنکھ کا شہتیر دکھائی نہیں دیتا۔ کاش! ہم اپنے گریبانوں میں جھانک دیکھیں ہم اپنے عیبوں پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں پر عیب لگاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے عیوب اور اس کی کمزوریوں کو اچھالتا پھرے۔" اسے ذلیل و خوار کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "غیبت سے بڑا گناہ ہے' بہتان تراشی" دونوں میں فرق یہ ہے کہ غیبت تو یہ ہے کہ کسی میں کوئی برائی ہے اور آپ اس برائی کو اوروں کے کان میں پھونک رہے ہیں کیونکہ آپ اسے نظروں سے گراتا اور ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ بہتان تراشی یہ ہے کہ کسی میں وہ عیب نہیں ہے اور آپ لگارہے ہیں اور بدنام کررہے ہیں' کسی سے ان بن ہوجائے تو ایک دوسرے پر بہتان تراشی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "کسی قوم کی دشمنی میں (اندھے بن کر) بے انصافی نہ کرنا عدل کرو کہ یہ تقویٰ سے قریب تر ہے" اور نمامی لگائی بجھائی ایک دوسرے کے خلاف کان بھرنا' اور لڑانا پھر تماشہ دیکھنا "جس میں چنگل ڈالی بی جمالو الگ کھڑیں" اس کام میں بعض عورتیں بڑی ماہر ہوتی ہیں۔ میاں بیوی کو لڑادیں' ساس بہو میں پھوٹ ڈلوادیں' گھر کی اینٹ سے اینٹ بجادیں' گھر کو جہنم بنادیں' نئی نئی بیاہ کرلایا تھا' دونوں میں بڑی محبت تھی' معمولی آمدنی میں دال چٹنی کھاکر خوش تھے' پڑوس کی بڑی بی نے آنا جانا شروع کیا' ایک دن پھلجڑی چھوڑدی بیٹی! تمہارے پاس سینے کی مشین نہیں ہے' تمہیں کمی محسوس نہیں ہوتی' اپنے میاں سے کہتی کیوں نہیں؟ میاں آئے بیوی نے فرمائش کردی۔ دوسرے دن گھر میں مشین آگئی' بڑی بی دیکھ کر بہت خوش ہوئیں' مبارکباد دی چند دن بعد پھر آئیں' دیکھا کہ دلہن

کپڑے دھورہی ہیں۔ بیٹی! کپڑوں کی لادی کی لادی ہاتھوں سے دھورہی ہے' یہ ہاتھ تھک جاتے ہوں گے' کون دیتا ہوگا اب تو ہر گھر میں واشنگ مشین ہے' ادھر کپڑے ڈالے ادھر نکال لئے' کچھ زیادہ مہنگی بھی نہیں ہے میاں سے کہہ کر منگوالو' شام کو میاں آئے تو واشنگ مشین کی فرمائش' میاں نے جوں توں کر کے واشنگ مشین بھی لادی۔ بڑی بی کو اب بھی چین نہ آیا' آئیں مبارکباد دی' کہنے لگیں بیٹی! ٹھنڈا پانی لادو' دلہن نے صراحی میں سے لاکر دیا تو کہا' بیٹی! گرمی میں تم گرم پانی پیتی ہو میاں سے کہہ کر فریج منگوالو' بڑی بی اس انتظار میں تھیں کہ کس طرح میاں بیوی میں ان بن ہو اور گھر کا سکون ختم ہو۔

ایک اور دلچسپ واقعہ نمامی کا یاد آیا جس سے اندازہ ہوگا کہ یہ کتنی خطرناک بیماری ہے۔

بازار میں ایک غلام بک رہا تھا' حسین بھی اور تندرست و توانا بھی ایک رئیس گزر رہا تھا' پسند آیا' اچھے داموں خرید لیا۔ مالک نے کہا کہ غلام بہت محنتی ہے آپ کو خوش کردے گا۔ البتہ ایک عیب اس میں ہے یہ نمامی (لگائی بجھائی) کرتا ہے۔ اس سے ہوشیار رہئے گا۔ رئیس نے اسے معمولی بات سمجھا اور غلام کو گھر لے گیا۔ اس نے ہفتہ عشرہ میں گھر کا جائزہ لیا اور دیکھا میاں بیوی میں بے پناہ محبت ہے۔ ایک دوسرے پر جان چھڑکتے ہیں' اب اس نے سوچا کہ ان میں کیسے پھوٹ ڈالوں' انہیں کیسے لڑاؤں' ایک دن موقع پاکر بیگم صاحبہ کے پاس گیا اور دست بستہ عرض کیا کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ کہو کیا کہتا ہے؟ بیگم صاحبہ! چھوڑئے رہنے دیجئے آپ کو یقین نہیں آئے گا اچھا میں چلا...... بیگم صاحبہ کی تشویش بڑھی۔ اصرار کیا کہ بتاؤ ورنہ جانے نہیں دوں گی۔ غلام نے کہا مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے شوہر نامدار ایک حسینہ سے پینگیں لڑا رہے ہیں اور عنقریب شادی کرلیں گے۔ بیگم صاحبہ نے کہا جھوٹ بولتا ہے وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے۔ بیگم صاحبہ میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ آپ کو یقین نہیں آئے گا۔ بیگم صاحبہ! جب سے میرے کان میں یہ بھنک پڑی ہے میری راتوں کی نیند حرام ہے۔ میں نے آپ کا نمک کھایا ہے' بیگم صاحبہ! فلاں مسجد میں ایک پہنچے ہوئے بزرگ رہتے ہیں میں نے ان کو یہ قصہ سنایا تو انہوں نے کہا کہ کس طرح شوہر کی داڑھی کے دوچار بال لے آ۔ میں ان پر دم کردوں گا' وہ بال بیگم صاحبہ اپنے پاس رکھیں تو ہمیشہ غلام بن کر رہیں گے۔ شادی کرنا تو درکنار کسی کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں گے۔ اور بیگم صاحبہ! پھر میں بازار گیا اور یہ تیز دھار کا استرہ خرید کر لایا۔ یہ دیکھئے اسے آپ اپنے پاس رکھئے اور آگے آپ کا کام ہے۔ آج ہی رات کو چپکے سے داڑھی کے دوچار بال کاٹ کر مجھے دے دیجئے۔ اب کیا تھا بیگم صاحبہ کو یقین آگیا کہ غلام سچ کہہ رہا ہے۔ اس نے میرے لئے کیا کیا جتن کئے ہیں استرہ لے کر رکھ لیا۔ اب یہ غلام صاحب بیوی پر اپنا سکہ جما کے رئیس صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ حضور! آپ کا نمک خوار ہوں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ حضور آپ کو یقین نہیں آئے گا۔ مگر ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ جھوٹ ہو تو جو حال چور کا سو میرا۔ قتل کرادیجئے گا۔ حضور! جن بیگم صاحبہ پر آپ جان چھڑکتے ہیں میں دیکھ رہا ہوں وہ ایک اور شخص سے محبت کرتی ہیں اور دونوں میں یہ طے ہوا ہے آپ کو راستے کا کانٹا سمجھ کر راستے سے ہٹادیں اور پھر وہ دونوں شادی کرلیں۔ حضور! آپ یقین کریں یا نہ کریں میں صرف یہ کہنے آیا ہوں کہ آج رات کو آپ ہوشیار سوئیں خدا آپ کی خیر کرے۔ رات کو نیند کہاں' منہ پر ہاتھ رکھ کر لیٹے رہے دو بجے کمرے کا دروازہ کھلا' دبے قدم ہاتھ میں استرہ لے کر بیگم صاحبہ قریب آئیں۔ گلے کے قریب سے بال کاٹنے والی تھیں کہ میاں صاحب گھبرا کر اٹھے۔ استرہ چھینا اور بیوی کو زمین پر پٹخ کر ذبح کردیا کہ غلام سچ ہی کہتا تھا' یہ مجھے آج ختم کرنے آئی تھی صبح کو یہ خبر پھیل گئی۔ بیگم صاحبہ مرحومہ کے گاؤں میں خبر پہنچی تو گاؤں کے لوگ اور عزیز چڑھائی کرکے آئے اور انہوں نے شوہر کو قتل کردیا۔ آپ نے دیکھا کہ یہ کان بھرنے والے کتنے چالاک ہوتے ہیں اور کس طرح یہ لڑواتے ہیں۔ آدمی کو کانوں کا کچا نہ ہونا چاہئے۔ یہ لڑانے والے کان بھرتے ہیں اور منہ پر ٹیپ لگا کر بند کردیتے ہیں کہ اس سے کہنا نہیں ورنہ آئندہ ہم کوئی بات نہیں بتائیں گے۔ دونوں دوست آمنے سامنے بیٹھے ہیں بات نہیں کرتے اور ایک دوسرے پر غرارہے ہیں۔ لگائی بجھائی کرنا اور کسی کے خلاف کسی کے کان بھرنا اور دو مسلمانوں کو لڑانا بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سب روحانی بیماریوں سے ہمیں بچائے اور ہمیں پکا اور سچا مسلمان بنائے۔ (آمین) ●●

بقیہ : عملی پہلو

دی۔ جہاد کیا۔ حج کیا عملی طور سے عبادات کا سبق مسلمانوں کو سکھایا۔ آپ نے زہد و تقویٰ اور قناعت کی عملی تربیت دی۔ احد کے میدان میں خود قربانیاں دیں۔ غزوہ خندق میں خود خندق کھودی اور حجۃ الوداع آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی کا نچوڑ ہے۔ امت مسلمہ کے لئے وہ عظیم الشان دولت چھوڑ گئے جسے تھام کر وہ کبھی بھی ضائع و برباد نہیں ہوسکتے یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ۔ آج اگر ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی دعوت کو لوگ تسلیم کریں تو آج پیغام حق یعنی قرآنی تعلیمات کے حسین خدو خال کو سیرت مصطفوی کے شفاف آئینہ میں دکھایا جائے۔

قسط نمبر ۳

خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے عالمگیر معجزات

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

منکرین کا فرمائشی معجزے طلب کرنا:

حیلہ باز منکرین ٹال مٹول کرنے کے لئے کھلے کھلے معجزات دیکھ لینے پر بھی کہہ دیتے کہ نہیں صاحب یہ معجزہ ہمارے دل کی تسلی کے لئے کافی نہیں یا یہ تو عام سی بات ہے آپ ہمیں ہمارا مطلوبہ معجزہ دکھلائیں تو پھر ہم یقین کریں گے چونکہ ان کی غرض محض ٹال مٹول ہوتا تھا دل سے ماننا چاہتے ہی نہ تھے۔ اس لئے وہ اپنے ذہن میں سوچ کر نہایت عجیب و غریب معجزات کا مطالبہ کرنے لگتے تو ان کے دلوں کو اللہ تو خوب جانتا ہے کہ یہ لوگ ایک ضد پر اڑے ہوئے ہیں ایمان ان کا مقصود ہی نہیں مگر پھر بھی ان کی فرمائش پر معجزے پورے کردیئے گئے۔ جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی جو کہ ان کے طلب پر ایک پہاڑی چٹان سے برآمد ہوئی تھی مگر ارض و سمانے دیکھ لیا کہ منکر اپنا مطلوبہ معجزہ دیکھ کر بھی سیدھے نہ ہوئے بلکہ کفر پر ہی اڑے رہے۔ بلکہ اور سخت ہو کر حق کو ملیا میٹ کرنے پر تل گئے' اسے ناکام کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادینے پر تل گئے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے منکروں پر واضح کردیا کہ ہم ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھتے ہیں' ہر بات اور ہر معجزہ ظاہر کرسکتے ہیں' لیکن اب یاد رکھو اگر تمہارا یہ فرمائشی معجزہ ظاہر کردیا گیا اور تم پھر بھی اڑے رہے تو پھر ہم عملی فیصلہ کریں گے اس کے بعد مزید مہلت نہیں دی جائے گی' بلکہ عملی فیصلہ کرتے ہوئے منکرین کو صفحہ ہستی سے نابود کردیا جائے گا۔ ملاحظہ فرمایئے کہ فرمائشی معجزات کے نشان جو حضرت صالح علیہ السلام کے دست مبارک پر اونٹنی کی صورت میں ظاہر ہوا اور پھر اس کے انکار پر قوم کا کیا حال ہوا۔

نیز انجیل اول مرقس میں ہے کہ:

"پھر فریسی نکل کر اس سے بحث کرنے لگے اور اسے آزمانے کے لئے اس سے کوئی آسمانی نشان طلب کیا اس نے اپنی روح میں آہ کھینچ کر کہا اس زمانے کے لوگ کیوں نشان طلب کرتے ہیں' میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائے گا اور وہ انہیں چھوڑ کر پھر کشتی میں بیٹھا اور پار چلا گیا۔" (مرقس ۸'۱۱ تا ۱۳)

ملاحظہ فرمایئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمائشی معجزہ طلب کرنے والوں کو کیسے صاف صاف جواب دیا کہ تمہیں وہ معجزہ نہیں مل سکتا اس کے علاوہ میں نے حقائق حق کے لئے متواتر معجزات دکھائے ہیں' اگر تم ان کو دیکھ کر ایمان نہیں لائے تو کیا اعتماد ہے کہ اس فرمائشی معجزہ کو دیکھ کر ضرور ہی ایمان لے آؤ۔ ہاں یہ امکان غالب ہے کہ قانون خداوندی کے تحت انکار کی صورت میں تم ملیا میٹ ہو جاؤ پکے پکے خدا کے غضب کا لقمہ بن جاؤ۔ لہٰذا اس کے دکھانے سے نہ دکھانا ہی بہتر ہے اور فائدہ مند ہے۔ تو جیسے حضرت مسیح نے فرمائشی معجزہ طلب کرنے والوں کو صاف جواب دیا۔

اسی طرف رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محبوب معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائشی معجزات مانگنے والوں کو جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ آپ ان کو سنادیں سبحان ربی ہل کنت الابشرا رسولا○(بنی اسرائیل)

(مگر دونوں جوابات میں نمایاں فرق واضح ہے) یعنی اے میرے حبیب کریم آپ ان طالبین معجزات کو سنادیں کہ میرا پروردگار میرا مالک اور بھیجنے والا سب کچھ کرسکتا ہے وہ ہر چیز پر پورا پورا قادر ہے وہ تو ان سے بھی بڑھ کر معجزات ظاہر کرسکتا ہے مگر اس کا ایک ضابطہ حکمت ہے وہ اس کے خلاف نہیں کرتا۔ باقی مجھے نہ خدائی کا دعویٰ ہے نہ قدرت و اختیار کا' اور نہ ہی میں نے تو اس کا دعویٰ کیا ہے بلکہ میں تو اس کا عاجز بندہ ہوں اور اس کا پیغام رساں ہوں' میرے اختیار میں ان امور کا اظہار نہیں۔

فرمایئے قرآن مجید کی اتنی وضاحت و صراحت کے بعد بھی محض مغالطہ دہی اور بات کو بگاڑنے کے لئے وہی سابقہ منکرین کی روش اختیار کرنا کونسی مسیحیت ہے؟ کونسی راست بازی اور دیانتداری ہے؟ دیکھئے! خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت حضرت مسیح پر زیادہ سنگین الزام آیا' کہ انہوں نے جواب میں منکرین کو برے اور زناکار بھی کہدیا' جب کہ ایسی گفتگو رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ثابت نہیں کرسکتا۔

عیسائیوں کی عجیب مکاری:

ہاں یار لوگوں نے حسب فطرت ہر جگہ مکرو فریب اور کذب و افترا کی خوب مشق کی ہے دیکھئے یہاں بھی انہوں نے یہی کرتوت ظاہر کردیئے کہ سب سے پہلی اور صحیح انجیل جس سے اخذ کرکے دوسروں نے بھی اپنی اناجیلیں مرتب کیں' اس انجیل میں صرف منکرین کا مطالبہ اور مسیح کا کھرا کھرا جواب ہی مذکور ہے

مزید کوئی بات مذکور نہیں مگر جناب متی نے مزید ایک اضافہ بھی ساتھ ٹانک دیا کہ:

"مسیح نے فرمایا کہ اس زمانے کے برے اور زناکار لوگ نشان مانگتے ہیں مگر ان کو یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان نہ دیا جائے گا' وہ یوں کہ جیسے یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں تین دن اور تین رات رہا اسی طرح ابن آدم تین دن اور تین رات زمین کے اندر رہے گا۔"
(متی ۱۲'۳۹و۴۰)

ملاحظہ فرمائیں مندرجہ بالا اقتباس میں بات کہاں سے کہاں جا پہنچی کہ مرقس کے خلاف یہاں مسیح نے منکرین کو ایک معجزہ دکھانے کی حامی بھی بھرلی کہ جیسے یونس نبی قوم کے مقابلہ میں تین دن اور تین رات (قدیم انجیل اردو اور جدید انگلش) مچھلی کے پیٹ میں رہا اس طرح ابن آدم (جو کہ انسان محض اور نبی ہے نہ خدا ہے نہ ابن خدا) بھی زمین میں اتنی مدت رہے گا صرف یہی معجزہ تمہیں دکھایا جائے گا افسوس متی صاحب نے اپنے ماخذ پر یہ اضافہ تو کرلیا اور لوقا صاحب نے بھی متی کے دیکھا دیکھی مجمل سا دبی زبان سے اضافہ کرلیا مگر اس اضافہ کے نتیجہ کا ادراک نہ کرسکے' کیونکہ معجزہ تو نبی الہی اپنے تشنین حیات قوم کو فیصلہ حاصل کرنے کے لئے دکھاتا ہے جیسے یونس نبی تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہ کر پھر قوم کے سامنے آگئے اور قوم آپ پر ایمان بھی لے آئی۔ مگر کیا متی' لوقا یا کوئی پادری پوپ بتا سکتا ہے کہ مسیح بھی قبر سے اٹھ کر ظاہری طور پر قوم کے سامنے اتمام حجت کے لئے قبر سے اٹھ کر قوم کے سامنے آئے' اور قوم نے مان لیا' یا کم از کم اتنا ہی ثابت کردو کہ مسیح واقعی پورے تین دن اور تین راتیں قبر میں زندہ ہے اور زندہ ہی اٹھے۔ مگر یہاں تو معاملہ بالکل خراب ہوگیا کہ کوئی عیسائی مسیح کا تین دن اور تین رات قبر میں رہنا ہی ثابت نہیں کرسکتا۔ زندہ ثابت کرنا تو دور کی بات ہے' اس لئے یار لوگوں نے ورڈ آف گارڈ میں ڈنڈی ماری کہ تین دن اور تین رات کو جو کہ 6x12=72 گھنٹے بنتے تھے ان کو مختصر کرکے تین رات دن کرلیا جو کہ صرف 3x12-36 گھنٹے بنتے ہیں اگرچہ وہ اتنی مدت بھی ثابت نہیں کرسکتے لیکن اپنا طبعی نشہ اور جبلہ (ہیراپھیری اور تحریف وگڑبڑ) پورا کئے بغیر نہ رہ سکے الغرض مرقس کی عبارت پر متی اور لوقا کا اضافہ غیر صحیح اور الحاقی ہے جو ان کو بجائے فائدہ کے الٹا نقصاندہ ثابت ہوگیا لہٰذا دیسی پادریوں کو ہوش کے ناخن لیکر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر قلم چلانے یا زبان کھولنے کی جسارت نہیں کرنا چاہئے' کیا ان کو معلوم نہیں کہ خود ان کی انجیل میں موجود ہے کہ جو اس کی نہ سنے گا وہ نیست و نابود کردیا جائے گا۔ (اعمال) اب یہ شان تو آپ کی ہی ہے اور کسی نبی کی نہیں۔ چنانچہ بقول شمار مسیح کو مصلوب کرنے والے اسی طرح رہے مگر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹکرانے والے حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے نابود ہوگئے نہ مکہ کے مشرک باقی رہے نہ مدینہ کے یہودی' نہ روم کا قیصر برقرار رہا اور نہ کسریٰ ایران دیکھئے اپنی ہی بائبل مقدس حقوق نبی ۳' اور ملاکی نبی ۳

اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم○

یعنی فرمائش معجزات کے طلب گاروں کے لئے اس سلسلہ میں اتنی بات کفایت نہیں کرتی کہ ہم نے آپ پر ایسی عظیم کتاب نازل فرمائی ہے کہ جو ان کو پڑھ کر سنائی جارہی ہے۔

غرض یہ ہے کہ منکرین حق کے لئے طلب معجزات کے سلسلہ میں یہ کتاب برحق ہر طرح مطمئن کردینے والی ہے کیونکہ اس کا ہر پہلو ایک عظیم الشان اور بے مثال معجزہ ہے جس کی نظیر اور مثال کسی بھی دور اور کسی بھی عہد رسالت میں ظہور پذیر نہیں ہوئی ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ اس کا متن (الفاظ و حروف) یہ اعلان خود روز اول سے آخر تک من وعن محفوظ و مصئون ہے اور تادم رہے گا' برخلاف اس کے آج کوئی بھی آسمانی صحیفہ یا کتاب نہ یہ دعویٰ کرتا ہے اور نہ ہی وہ یہ شان رکھتا ہے۔

۲۔ ایسے اس کے الفاظ و حروف کا مفہوم و معانی بھی اپنے اندر' کمال' تفلیت' جامعیت اور دوام سمیٹے ہوئے ہیں۔ یعنی اس متن الہی کے بیان کردہ جملہ نظریات و عقائد' اصول و ضابطے اور اخلاقی اقدار تمام بنی نوع انسان کی جملہ ضروریات کے لئے عالمگیر سطح پر تاابقائے عالم بدرجہ اتم کفایت کرنے والے ہیں۔

۳۔ اس میں بیان کردہ نظریات ایسے فطری' معقول اور مدلل ہیں کہ تاقیام قیامت ان کو کسی بھی سطح پر چیلنج نہیں کیا جاسکتا' اور ان کی مثال سابقہ تمام کتب و صحائف میں ممکن نہیں ہے اور نہ ہی کسی جدید نظریہ میں۔

۴۔ اس کے پیش کردہ واقعات ماضی اور پیش گوئیاں ایسے اٹل حقائق ہیں کہ گویا وہ ایک مشاہداتی حقیقت ہیں۔

۵۔ قرآن مجید اور صاحب قرآن کی حقانیت و صداقت کے متعلقہ دلائل و براہین روز روشن کی طرح ہر فرد انسان (منکر و موافق) کے سامنے ایک مشاہداتی حقیقت ہیں۔

۶۔ قرآن مجید کی (۳۸ یا ۳۶' ۶۲) آیات میں سے ہر ایک آیت ایک دائمی معجزہ ہے جس کو نہ اس زمانہ نزول کا کوئی مخالف چیلنج کرسکا اور نہ ہی آج کرسکتا ہے۔ قرآن مجید تفصیل اور اجمالی طور پر ایک کائناتی اور بے نظیر معجزہ ہے۔

۷۔ قرآن مجید نے شروع میں ہی اپنے متعلق اعلان کردیا کہ ذالک الکتاب لاریب فیہ○

باقی آئندہ

اخبار ختم نبوت

عقیدہ ختم نبوت کا بنیادی مقصد امت مسلمہ کو ایک لڑی میں پرونا ہے، مختلف ادیان کے اتحاد کا نعرہ دین اسلام کے خلاف عظیم سازش ہے

لندن رپورٹ (مفتی محمد جمیل خان)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری جنرل مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا نذیر احمد تونسوی، طہٰ قریشی، مولانا منظور احمد الحسینی، احمد عثمان شاہد، مولانا اقبال اللہ، مولانا شمس الحق مشتاق، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا احسان اللہ ہزاروی، حافظ اکرام الحق، مولانا محمد ہارون گجراتی، مولانا عزیز الحق، مولانا عمران جہانگیری، مولانا محمد بلال پٹیل، مولانا محمد فاروق ملا، مولانا مفتی منیر احمد اخون، قاری ہاشم خان، قاری محمد ادریس نے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا مقصد تمام ادیان سابقہ کو منسوخ کر کے دین اسلام کو پوری دنیا میں نافذ کرنا تھا۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد جب عیسائیت، یہودیت اور دیگر مذاہب منسوخ ہو گئے اور ان پر ایمان لانا کوئی فائدہ مند نہیں رہا تو قادیانیت اور دیگر فتنے کا اختراع کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ یہ تمام مذاہب خاص کر قادیانیت اسلام کے خلاف ایک سازش ہی نہیں بلکہ ایک ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح آج کل وحدت ادیان کی ایک تحریک چل رہی ہے۔ اس تحریک کا مقصد بھی اسلام کو ختم کرنا ہے لیکن حضور اکرم ﷺ نے واضح طور پر فرمایا کہ اسلام کے بعد اب کوئی مذہب حق نہیں اور نہ ہی اسلام کا کسی مذہب کے ساتھ اشتراک ہو سکتا ہے۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا ﴿موسیٰ علیہ السلام بھی اگر آج ہوتے تو میری اتباع کرتے﴾ اس لئے مسلمانوں کو قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے بچنے کے علاوہ وحدت ادیان، اور فرح خان اور گوہر شاہی وغیرہ جیسے فتنوں سے بھی نئی نسل کی حفاظت کرنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح علماء کرام پر اس وقت بہت بھاری ذمہ داریاں ہیں، تمام کفر کی دنیا خاص کر امریکہ، مغرب نے یہودیت اور عیسائیت کو فروغ دینے کے لئے اسلام کو مٹانے کے لئے کمر باندھ لی ہے۔ اربوں روپے عیسائیت کی تبلیغ پر خرچ کئے جارہے ہیں، اس لئے مساجد کے ساتھ ساتھ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں اور کفریہ معاشرہ میں تبلیغی سلسلے تیز کرنا چاہتے ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کی بنیاد پر امت محمدیہ کو سربلندی عطا کی گئی

لندن (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا نذیر احمد تونسوی، قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا عمران جہانگیری، مولانا ہارون گجراتی، سید عمران زکی، مفتی منیر احمد اخون، مولانا عیسیٰ منصوری، مولانا محمد منصور، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا شمس الحق مشتاق، مولانا عزیز الحق، مولانا اقبال اللہ، مولانا احسان اللہ ہزاروی نے انگلینڈ کے مختلف شہروں میں ختم نبوت اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں ایک طرف شریعت کے نفاذ کی باتیں ہو رہی ہیں دوسری طرف توہین رسالت کے قانون اور قادیانیوں سے متعلق ترامیم سے متعلق غلط فہمیوں کا دائرہ وسیع کیا جارہا ہے حالانکہ پاکستان کا مسلمان ہو یا دنیا کا کوئی مسلمان اس کو اگر سربلندی یا عزت اور وقار حاصل ہے تو حضور اکرم ﷺ کے دامن سے وابستگی کی بنیاد پر ہے، اگر حضور اکرم ﷺ کا رشتہ امت سے ختم ہو جائے تو یہ امت یہودیوں اور عیسائیوں سے بدتر ہے۔ شریعت میں یہودیوں اور عیسائیوں سے مصالحت یا معاہدہ کیا جاسکتا ہے لیکن جھوٹے مدعی نبوت سے کسی طرح کی مصالحت کا امکان نہیں، اس لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر آج تک امت محمدیہ نے کسی جھوٹے مدعی نبوت کو قبول نہیں کیا۔ آج نواز شریف اور صدر تارڑ کو واضح طور پر اعلان کر دینا چاہئے کہ قادیانیت سے متعلق ترامیم اور توہین رسالت کے قانون اور آئین کی اسلامی دفعات میں کسی قسم کی تبدیلی کو کسی صورت میں قبول نہیں کیا جائے گا چاہے ساری دنیا اقتصادی امداد بند کر دے۔ ایسی اقتصادی موت سے مرنا بہتر ہے جس میں دین کا سودا کیا جائے۔ آج قادیانی جماعت غریب مسلمانوں کو نوکریوں اور یورپی ممالک میں سیاسی پناہ اور ویزے کے عنوان

سے گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ سڑکوں، اسپتالوں اور رفاہی کاموں کے عنوان سے ارتدادی تبلیغی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کیا جا رہا ہے اس صورتحال میں مسلمانوں کو ہوشیار اور خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔ ایسی تمام امدادی سرگرمیوں کا بائیکاٹ کیا جائے جس کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان پر حملہ کرنے کی کوشش کی جائے خاص کر قادیانیوں کی ارتدادی اور رفاہی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔

باطل فتنوں کی سرکوبی بھی امت مسلمہ کا فریضہ ہے

لندن (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا خلیل احمد بندھانی، مولانا عزیز الرحمن کراؤلے، مولانا شمس الحق مشتاق، طہٰ قریشی، مولانا ہارون گجراتی، مولانا عزیز الحق، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا عمران جہانگیری، مولانا اقبال اللہ، مولانا عیسیٰ منصوری، سید عمران زکی، مفتی منیر احمد اخون نے ایک بیان میں کہا کہ جس طرح دین پر عمل کرنا اور اس کے احکام کی پابندی کرنا ضروری ہے اسی طرح دین میں جن چیزوں کو منع کیا گیا ہے اس سے روکنا بھی دین ہے، اس لئے علماء کرام نے تصریح کی ہے کہ طاعات سے زیادہ گناہوں سے بچنا اہمیت رکھتا ہے۔ جس طرح اسلام کی اشاعت کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہے اس طرح باطل اور گمراہ فرقوں کی ارتدادی سرگرمیوں کی سرکوبی بھی مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جو غزوات کئے اس کا مقصد باطل قوتوں کی سرکوبی کرنا تھا۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے ارد گرد کے ماحول پر نگاہ رکھے کہ قادیانی گروہ یا کوئی باطل فرقہ اسلام کی آڑ میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش تو نہیں کر رہا۔ نوجوان نسل کے ذہن کی غلط آبیاری کی کوشش تو نہیں ہو رہی۔ اگر ایسی کوئی ارتدادی سرگرمیاں نظر آئیں تو قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے اس کے سدباب کے لئے کوششیں کی جائیں، کیونکہ کچے ذہنوں کی اگر ایک دفعہ غلط تربیت ہو جائے تو ان کی اصلاح مشکل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح گھروں میں ایسا ماحول پیدا کیا جائے جس سے اسلامی تشخص بیدار ہو۔ نوجوان نسل میں اسلامی غیرت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ آج ہندوستان اور یورپ میں عیسائی تشخص بیدار ہو رہا ہے اس کا مقابلہ اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں میں اسلامی تشخص اجاگر کیا جائے۔ قول وفعل سے ہر مسلمان دین کا مبلغ بن جائے۔ آج بھٹکی ہوئی انسانیت کو عمل کے ذریعہ دین کی تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ مسلمانوں کی معمولی سی محنت سے امریکہ اور یورپ خوف زدہ ہے اگر ہم صحیح معنوں میں مسلمان بن جائیں تو پوری دنیا کو سرنگوں کیا جا سکتا ہے۔

نفاذ شریعت کے عمل سے اقلیتوں کے حقوق پر کوئی زد نہیں پڑے گی، ۱۴سو سالہ اسلامی تاریخ اقلیتوں سے بہترین حقوق کی شاہد ہے

لندن (پ ر) جمعیت علماء برطانیہ کے سیکریٹری جنرل مفتی محمد اسلم سیکریٹری اطلاعات حافظ محمد اکرم، مولانا محمد اسلم زاہد، مولانا موسیٰ پانڈور، حافظ محمد ازہر، حافظ اکرام الحق، مولانا شمس الحق مشتاق، قاری ہاشم خان، مولانا سلیم خان، مولانا منور خان نے جارج فیلکس کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ شریعت کے نفاذ سے کبھی بھی اقلیتوں کے حقوق پر کوئی زد نہیں پڑے گی، کیونکہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی اسلامی مملکت قائم ہوئی اور شریعت کے احکام نافذ ہوئے تو اقلیتوں کو ان کی توقع سے زیادہ حقوق دیئے گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، ہارون الرشید، محمد بن قاسم، عالمگیر اورنگزیب رحمہم اللہ کی عیسائی اور اقلیتیں رعایا ان کی حکومت کے لئے ترقی کے آرزو مند تھے۔ اسلام نے تو اقلیتوں کی زندگی کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت پر رکھی ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے وہاں بھی پچاس سال سے اقلیتوں کو دنیا میں سب سے زیادہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ خود انگلستان میں عیسائیوں کو اتنی آزادی نہیں جتنی پاکستان میں ہے۔ انگلینڈ میں ان کو مذہبی تہواروں کے لئے اجازت درکار ہے جبکہ پاکستان میں وہ اپنے مذہبی معاملات میں آزاد ہیں۔ حکومت ان کو ہر طرح کی رعایت دیتی ہے، جہاں تک قائداعظم کے فرمان کا تعلق ہے جس تقریر کا حوالہ دیا جا رہا ہے اس کا مقصد شہری اور پاکستانی حقوق کے حوالے سے مسلمان، عیسائی اور دیگر اقلیتیں برابر ہوں گے البتہ اسی تقریر میں اور اس کے بعد اور پہلے کی تقریروں میں واضح اعلان ہے کہ پاکستان مسلمانوں نے اسلامی مملکت کے لئے حاصل کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی شکل میں مسلمانوں کو ایک دستور العمل اور قانون زندگی دیا ہے اس لئے اس ملک کا نظام اسلامی قوانین پر مبنی ہوگا۔ اسی طرح جس دور میں بھی شرعی قوانین نافذ کئے گئے اس میں کہیں بھی اقلیتوں کے حقوق کی نفی نہیں کی گئی البتہ گزشتہ پانچ برسوں میں یہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ پاکستان کی اقلیتیں اپنی حدود سے تجاوز کر کے اسلامی

قوانین کے نفاذ میں رکاوٹ بن رہی ہیں اور جب بھی مسلمان اسلامی نظام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں عیسائی اور دیگر اقلیتیں اس کے خلاف احتجاج شروع کر دیتی ہیں۔ یہی صورتحال توہین رسالت کے قانون کے موقع پر ہوئی حالانکہ یہ قوانین مسلمانوں پر بھی نافذ ہوتے ہیں اگر ان کا نفاذ مسلمانوں پر بنیادی حقوق کے متصادم نہیں تو پھر اقلیتوں کے حقوق کے کیسے خلاف یا تصادم ہوا۔ اس لئے موجودہ شریعت بل سے عیسائیوں یا اقلیتوں کو کوئی تشویش نہیں ہونی چاہئے اور نہ ہی پاکستان میں نفاذ شریعت کے سلسلے میں عیسائیوں کو تشویش کا اظہار کرنا چاہئے کیونکہ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان ایک منافرت کی فضا پیدا ہو گی جسے صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے مفادات کے لئے نقصان دہ ہو گی۔

گوہر شاہی' تحریک نیشن آف اسلام' فرام فرح خان وغیرہ کی جس طرح گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ بہت ہی تشویشناک ہے۔ اس طرح نوجوان نسل کو اسکولوں اور کالجوں میں جو معاشرہ دیا جا رہا ہے اور تعلیمی میدان سے ان میں عیسائیت تہذیب و ثقافت کا سبق دیا جا رہا ہے اس سے مسلمانوں کا تشخص تباہ ہو رہا ہے' اس لئے مسلمانوں خاص کر والدین اور علما کرام پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اس وقت عقیدہ کے لحاظ سے ضروری ہے کہ تمام ارتدادی اور گمراہ کن سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ نوجوان نسل کو اس میں شرکت سے ہر طرح روکا جائے۔ تبلیغی جماعت سے نوجوان نسل کو وابستہ کر کے عقائد اور اعمال کی تربیت دی جائے' اپنے انداز میں ترغیب دے کر نوجوان نسل کو مساجد اور مکاتب قرآن سے وابستہ کر دیا جائے۔ جگہ جگہ اپنے معیاری اسکول قائم کئے جائیں' اس کے ساتھ انگریزی میں لٹریچر اور کیسٹیں وغیرہ تیار کی جائیں' انگریزی زبان میں لیکچروں کا اہتمام کیا جائے' اہل مخیر و مالی وسعت رکھنے والے افراد اسپتال اور رفاہی ادارے کھول کر مسلمانوں کے لئے نمونہ بنیں' آج کا دور مشینری دور ہے' یورپ کے مسلمانوں کو مشینری جذبہ سے کام کرنا ہو گا' مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے ساتھ عیسائیوں کی گم گشتہ نسل کو دین کی طرف راغب کرنے کا یہ بہتر موقع ہے۔ سکون کی تلاش میں مارے مارے پھرنے والے یہ نوجوان آج جلد ہی اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ اپنے اخلاق و کردار سے ہر مسلمان کو آج مبلغ بنا ہو گا' نہ صرف کتابوں کی زندگی سے بلکہ عمل سے مسلمان نسل اپنی آئندہ زندگی کو کامیاب بنا سکتی ہے۔

قادیانیت' عیسائیت اور باطل فرقوں کی گمراہی سے مسلمانوں کو بچانا اولین ذمہ داری ہے

لندن (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عزیز الرحمن جالندھری' قاری خلیل احمد بندھانی' مولانا اقبال اللہ' مولانا شمس الرحمن طارق' مولانا منظور احمد الحسینی' طہ قریشی' عمران زکی' مفتی منیر احمد اخون' مولانا عمران جہانگیری' مولانا شمس الحق مشتاق' مولانا عزیز الرحمن' قاری طیب نقشبندی' حکیم محمد رفیق' مولانا ہارون گجراتی' مولانا سلیم خان' عزت خان نے مختلف اجتماعات میں تقاریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت مسلم امت کی نوجوان نسل کو عیسائیت' قادیانیت' یہودیت' تحریک وحدت ادیان' تحریک

قادیانی بکثرت اسلام میں داخل ہو رہے ہیں' مرزا طاہر کا دعویٰ مرزا غلام احمد کی نبوت کی طرح سراسر جھوٹ کا پلندہ ہے

(مولانا غلام مصطفیٰ مرکزی مبلغ ربوہ)

سلانوالی (نمائندہ خصوصی) حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ تبلیغی دورہ کیا مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی' مدنی مسجد' غلہ منڈی مسجد' عمر مسجد' بلال مسجد' عثمانیہ مسجد' توحیدیہ مسجد' ہائی اسکول نمبر ۲ مسجد' سلانوالی میں اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسلام میں روزبروز داخل ہو رہے ہیں۔ مرزا طاہر کا دعویٰ جھوٹا ہے وہ ڈش انٹینا کا سہارا لے کر نوجوان نسل کو گمراہ کر رہا ہے لیکن مسلمان اب انشاءاللہ قادیانیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ قادیانی آفیسر ہو' کارخانے میں ملازم ہو' یا کسی بھی محکمے میں ملازم ہو اپنی جھوٹی اور پرفریب تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔ مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہو رہے ہیں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیوں کا تعاقب کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔ پاکستان میں موجودہ دہشت گردی میں قادیانی ملوث ہیں' حکومت کو ان کی نگرانی کرنی چاہئے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔ توہین رسالت قانون ۲۹۵ سی کو مزید موثر بنایا جائے' قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے' پاکستان میں اسلامی نظام اور شریعت محمدی ﷺ نافذ کیا جائے' مولانا

صاحب کے ساتھ مدرسہ حسینیہ حنفیہ کے مہتمم قاری محمد اکرم مدنی نے بھی تبلیغی دورہ میں شاندار بخانہ کام کیا۔

مولانا غلام مصطفیٰ نے ختم نبوت کے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سترھویں سالانہ عظیم الشان کانفرنس ۱۵۔۱۶ اکتوبر کو مرکز ختم نبوت صدیق آباد (ربوہ) میں ہوگی' جس کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خواجگان خان محمد صاحب دامت برکاتہم عالیہ فرمائیں گے' جس میں تمام مکاتب فکر کے علماً کرام مشائخ عظام' دانشور' وکلاً' صحافی اور ملک بھر سے مسلمان قافلوں کی شکل میں شریک ہوں گے۔ مقامی اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا صاحب نے کہا کہ تیرھویں سالانہ کانفرنس برمنگھم لندن ختم ہو گئی ہے جو کہ اللہ کے فضل و کرم سے کامیاب و کامران ہوئی ہے۔ کانفرنس کی صدارت قطب زمان حضرت مولانا خواجہ خواجگان خان محمد صاحب دامت برکاتہم عالیہ نے فرمائی۔ پاکستان سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی مدظلہ' حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ' مولانا اکرم طوفانی کے علاوہ دیگر علماً کرام نے بھی شرکت کی۔ یہ قافلہ کانفرنس سے فارغ ہو کر حرمین شریفین میں عمرہ کے لئے روانہ ہوگا اور اگلے ہفتے وطن واپس آئے گا۔

O

فتنہ قادیانیت کا حل صرف اور صرف قتل ہے جو کہ حکومت کا فریضہ ہے (علامہ حمادی)

نبی نہ جھوٹ بولتا ہے نہ دھوکہ دیتا ہے نہ حرام کھاتا ہے (مفتی حفیظ الرحمٰن)

وقت آگیا ہے کہ مسلم نوجوان عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کیلئے میدان عمل میں آئیں (ابو طلحہ راشد مدنی)

رپورٹ (نمائندہ خصوصی) شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاً اقبال کالونی ٹنڈو آدم میں ایک تربیتی نشست کا انعقاد ہوا۔ اس پروگرام کا آغاز ختم نبوت کے ننھے مجاہد قاری فاروق حیدر کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ٹنڈو آدم کے ناظم نشر و اشاعت جناب محمد اعظم قریشی صاحب نے نعتیں پیش کیں۔ شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کے امیر ملک محمد وسیم صاحب نے تمام حاضرین کا اور علماً کرام کا شکریہ ادا کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغ اور شبان ختم نبوت کے رہنما مولانا ابو طلحہ راشد مدنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس وقت ملک میں بدامنی' قتل و غارتگری' اغوا' ڈکیتی' خون مسلم کی ارزانی کا سبب یہ ہے کہ آج ہم نے عظمت و ناموس رسالت ﷺ اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت سے توجہ ہٹالی ہے' آج علماً سے لے کر عوام تک سیاستدانوں سے لے کر سیاسی ورکروں تک ہر ایک کی توجہ اور سرگرمیاں صرف مسلک' فرقہ واریت نسلی عصبیت تک محدود ہو گئی ہیں' ظاہر ہے جس دھرتی پر محبوب رب ذوالجلال حضرت محمد ﷺ کی عزت و عظمت و ختم نبوت کا تمسخر ہوگا اہانت ہوگی اور آپ کے گستاخ و دشمن قادیانی لابی کو قانونی تحفظ فراہم کئے جانے کی باتیں ہوں گی تو خدا کا عذاب تو نازل ہوگا بدامنی کی صورت میں' مولانا مدنی نے اپنے خطاب میں قادیانیت کے ناپاک عقائد و عزائم سے حاضرین کو آگاہ کیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ دارالعلوم ختم نبوت ٹنڈو آدم کے مہتمم مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا کہ میں ایک کتاب لکھ رہا ہوں جس میں اسلام کی حقانیت پر مبنی تین سو دلائل ہوں گے اور کتاب پچاس جلدوں پر مشتمل ہو گی اس کتاب کی اشاعت کی مد میں چندہ جمع کرایا جائے' چنانچہ مرزا قادیانی نے چار جلدیں لکھ کر بس کر لی پھر عوام کے مطالبہ پر بائیس سال بعد مسلمانوں کے غیض و غضب سے بچنے کے لئے مذکورہ کتاب کی پانچویں جلد لکھ کر یہ کہا کہ وعدہ تو پچاس کا تھا' پانچ لکھ دیں ہیں چونکہ پانچ اور پچاس میں صرف صفر کا فرق ہے اس لئے میرا وعدہ پورا ہو گیا' مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا اور بقیہ پینتالیس جلدوں کے پیسے ہضم کر لئے جو جھوٹ بولے' دھوکہ دے' حرام کھائے وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ آخر میں علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے شبان ختم نبوت میں شامل ہونے والے ساتھیوں سے حلف لیا اور شبان کے تمام کارکنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا پروگرام پرامن ہے مار دھاڑ بے جا شور شرابہ توڑ پھوڑ ہمارے پروگرام کا حصہ نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ شبان ختم نبوت کے کارکنوں کا کام صرف یہ ہے کہ

باقی صفحہ ۱۹ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مکتبہ لدھیانوی کی مطبوعات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تصنیفات

جن کا ہر گھر اور ہر لائبریری میں ہونا ضروری ہے۔

آپ کے مسائل اور ان کا حل (آٹھ جلدیں)	۱۱۹۰/ روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (مکمل)	۱۵۰/ روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (حصہ اول)	۹۰/ روپے
عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینے میں	۳۳/ روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ (بڑی)	۸۰/ روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ (چھوٹی)	۵۰/ روپے
شخصیات و تاثرات	۱۲۵/ روپے
رسائل یوسفی	۱۲۵ روپے
شیعہ سنی اختلاف اور صراط مستقیم	۱۵۰/ روپے
الطیب النغم	۴۰/ روپے
سیرۃ عمر بن عبد العزیزؒ	۹۰/ روپے
حسن یوسف (مقالات کا مجموعہ)	۱۵۰/ روپے
تحفہ قادیانیت (تین جلدیں)	۵۰۰/ روپے
گفت فار قادیانیز	۲۰۰/ روپے
نشر الطیب (از حضرت تھانویؒ)	۱۰۰/ روپے
اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے (محمد فیاض)	۱۵۰/ روپے
قادیانیت کا علمی محاسبہ (پروفیسر محمد الیاس برنی)	۳۰۰/ روپے
احتساب قادیانیت (حصہ اول مولانا لال حسین اخترؒ)	۱۰۰/ روپے
احتساب قادیانیت (حصہ دوم مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)	۱۵۰/ روپے
رئیس قادیاں (مولانا محمد رفیق دلاوری)	۱۵۰/ روپے
خطبات ختم نبوت (دو جلدیں) مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی	۳۰۰/ روپے
تاریخی قومی دستاویز (مولانا اللہ وسایا)	۱۵۰/ روپے
قادیانیت کا سیاسی تجزیہ (صاحبزادہ طارق محمود)	۳۰۰/ روپے
تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا (ایچ ساجد اعوان)	۲۰۰/ روپے
ثبوت حاضر ہیں (متین خالد)	۳۰۰/ روپے
قادیانیت سے اسلام تک (متین خالد)	۲۰۰/ روپے

برائے رابطہ۔ مکتبہ لدھیانوی مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ نوٹ۔ جو حضرات دینی مدارس کے طلباء میں مفت کتابیں تقسیم کرنا چاہتے ہیں وہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب سے رجوع کریں۔

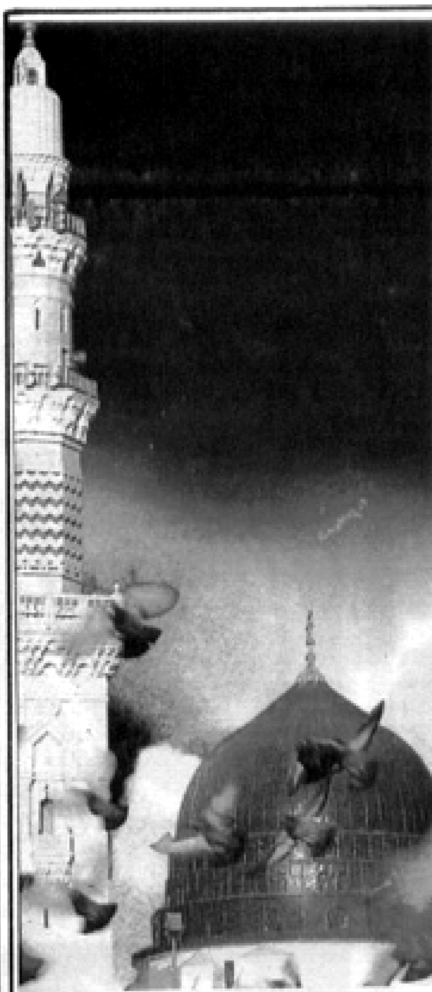

نعت رسول مقبولؐ

موہوم تعاقب میں کہاں تک چلا جاؤں
اب کیوں نہ در شاہ زماں تک چلا جائے

آقا مجھے اب اذن سفر ہو کہ مبادا
خاکستر جاں سے یہ دھواں تک چلا جائے

دنیا میں کہیں اور کوئی جائے نہ جائے
آقا جہاں لیٹے ہیں وہاں تک چلا جائے

اس راہ میں خود شوق سفر رخت سفر ہے
ہر گام پہ منزل ہے جہاں تک چلا جائے

جو جادہ احمدؐ سے ہٹا اس کو کبھی بھی
منزل نہیں ملنے کی جہاں تک چلا جائے

اس نام کی نسبت سے ہے یہ لذت گریہ
ورنہ تو یہ احساس زیاں تک چلا جائے

یہ قافلہ شوق ٹھہر جائے گا شب بھر
اچھا ہے کہ مغرب کی اذاں تک چلا جائے

(حسن بن جمیل)

REGD. NO. SS-160

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

ختمِ نبوت کانفرنس

مسلم کالونی ربوہ صدیق آباد

۱۵، ۱۶ اکتوبر ۹۸ء بمطابق ۲۳، ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ، حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز	ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
	۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۶۶۳	۵۸۶۲۴۰۴	۷۱۰۴۷۴	۶۳۲۵۲۲	۷۱۶۱۳	۴۸۰۳۳۷	۲۱۳۶۱۱	۸۴۱۹۹۵

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان ملتان